يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ ؕ قُلْ لَّا تَعْتَذِرُوْا لَنْ

تم سے بہانے بنائیں گے ف۲۱۰ جب تم ان کی طرف لوٹ کر جاؤ گے تم فرمانا بہانے نہ بناؤ ہم ہرگز

نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنْ اَخْبَارِكُمْ ؕ وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ

تمہارا یقین نہ کریں گے اللہ نے ہمیں تمہاری خبریں دے دی ہیں اور اب اللہ و رسول تمہارے

وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا

کام دیکھیں گے ف۲۱۱ پھر اس کی طرف پلٹ کر جاؤ گے جو چھپے اور ظاہر سب کو جانتا ہے وہ تمہیں جتا دے گا

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۴﴾ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ

جو کچھ تم کرتے تھے اب تمہارے آگے اللہ کی قسم کھائیں گے جب ف۲۱۲ تم ان کی طرف پلٹ کر

لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ اِنَّهُمْ رِجْسٌ ؗ وَّمَاْوٰىهُمْ

جاؤ گے اس لیے کہ تم ان کے خیال میں نہ پڑو ف۲۱۳ تو ہاں تم ان کا خیال چھوڑو ف۲۱۴ وہ تو نرے پلید ہیں ف۲۱۵

جَهَنَّمُ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۹۵﴾ يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۚ

اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے بدلہ اس کا جو کماتے تھے ف۲۱۶ تمہارے آگے قسمیں کھاتے ہیں کہ تم ان سے راضی ہو

فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۹۶﴾

جاؤ تو اگر تم ان سے راضی ہو جاؤ ف۲۱۷ تو بیشک اللہ تو فاسق لوگوں سے راضی نہ ہوگا ف۲۱۸

اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا وَّاَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَاۤ اَنْزَلَ

گنوار ف۲۱۹ کفر اور نفاق میں زیادہ سخت ہیں ف۲۲۰ اور اسی قابل ہیں کہ اللہ نے جو حکم اپنے رسول پر اتارے

اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۹۷﴾ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ

اس سے جاہل رہیں اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور کچھ گنوار وہ ہیں کہ جو اللہ کی راہ میں خرچ

مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآئِرَ ؕ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ؕ

کریں تو اسے تاوان سمجھیں ف۲۲۱ اور تم پر گردشیں آنے کے انتظار میں رہیں ف۲۲۲ انہیں پر ہے بری گردش ف۲۲۳

وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۹۸﴾ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

اور اللہ سنتا جانتا ہے اور کچھ گاؤں والے وہ ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں

ف۲۱۰ اور باطل عذر پیش کریں گے یہ جہاد سے رہ جانے والے منافق تمہارے اس سفر سے واپس ہونے کے وقت ف۲۱۱ کہ تم نفاق سے توبہ کرتے ہو یا اس پر قائم رہتے ہو بعض مفسرین نے کہا کہ انھوں نے وعدہ کیا تھا کہ زمانۂ مستقبل میں وہ مومنین کی مدد کریں گے ہوسکتا ہے کہ اسی کی نسبت فرمایا گیا ہو کہ اللہ و رسول تمہارے کام دیکھیں گے کہ تم اپنے اس عہد کو بھی وفا کرتے ہو یا نہیں۔

ف۲۱۲ اپنے اس سفر سے واپس ہو کر مدینہ طیبہ میں۔

ف۲۱۳ اور ان پر ملامت و عتاب نہ کرو۔

ف۲۱۴ اور اُن سے اجتناب کرو بعض مفسرین نے فرمایا مراد یہ ہے کہ ان کے ساتھ بیٹھنا ان سے بولنا ترک کر دو۔ چنانچہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو حضور نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ منافقین کے پاس نہ بیٹھیں ان سے بات نہ کریں۔ کیونکہ ان کے باطن خبیث اور اعمال قبیح ہیں اور ملامت و عتاب سے ان کی اصلاح نہ ہو گی اس لیے کہ۔

ف۲۱۵ اور پلیدی کے پاک ہونے کا کوئی طریقہ نہیں۔

ف۲۱۶ دنیا میں خبیث عمل شانِ نزول حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ آیت جد بن قیس اور معتب بن قشیر اور ان کے ساتھیوں کے حق میں نازل ہوئی یہ اسّی منافق تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُن کے پاس نہ بیٹھو۔ اُن سے کلام نہ کرو مقاتل نے کہا کہ یہ آیت عبداللہ بن ابی کے حق میں نازل ہوئی اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قسم کھائی کہ اب کبھی وہ جہاد میں جانے سے سستی نہ کرے گا اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی تھی کہ حضور اس سے راضی ہو جائیں اس پر یہ آیت اور اس کے بعد والی آیت نازل ہوئی۔

ف۲۱۷ اور ان کے عذر قبول کر لو تو اس سے انھیں کچھ نفع نہ ہوگا، کیونکہ تم اگر ان کی قسموں کا اعتبار بھی کر لو۔

ف۲۱۸ اس لیے کہ وہ ان کے دل کے کفر و نفاق کو جانتا ہے

ف۲۱۹ جنگل کے رہنے والے۔

ف۲۲۰ کیونکہ وہ مجالس علم اور صحبت علماء سے دور رہتے ہیں۔

ف۲۲۱ کیونکہ وہ جو کچھ خرچ کرتے ہیں رضائے الٰہی اور طلب ثواب کے لیے تو کرتے نہیں ریاکاری اور مسلمانوں کے خوف سے خرچ کرتے ہیں ف۲۲۲ اور یہ راہ دیکھتے ہیں کہ کب مسلمانوں کا زور کم ہو اور کب وہ مغلوب ہوں انھیں خبر نہیں کہ اللہ کو کیا منظور ہے وہ بتلا دیا جاتا ہے ف۲۲۳ اور وہی رنج و بلا اور بدحالی میں گرفتار ہوں گے شانِ نزول یہ آیت قبیلہ اسد و غطفان و تمیم کے اعرابیوں کے حق میں نازل ہوئی، پھر اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان میں سے جن کو مستثنیٰ کیا ان کا ذکر اگلی آیت میں ہے (خازن)

ف۲۲۴ مجاہد نے کہا کہ یہ لوگ قبیلہ مزینہ میں سے بنی مقرن ہیں، کلبی نے کہا وہ اسلم اور غفار اور جہینہ کے قبیلہ ہیں بخاری اور مسلم کی حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریش اور انصار اور جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور شجاع اور غفار موالی ہیں اللہ اور رسول کے سوا ان کا کوئی مولیٰ نہیں ف۲۲۵ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں صدقہ لاتے تو حضور ان کے لیے خیر و برکت و مغفرت کی دُعا فرماتے یہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ تھا مسئلہ یہی فاتحہ کی اصل ہے کہ صدقہ کے ساتھ دعائے مغفرت کی جاتی ہے لہٰذا فاتحہ کو بدعت و ناروا بتانا قرآن و حدیث کے خلاف ہے ف۲۲۶ وہ حضرات جنہوں نے دونوں قبلوں کی طرف نمازیں پڑھیں یا اہلِ بدر یا اہلِ بیعتِ رضوان ف۲۲۷ اصحاب بیعت عقبہ اولیٰ جو چھ حضرات تھے اور اصحاب بیعت عقبہ ثانیہ جو بارہ تھے اور اصحاب بیعت عقبہ ثالثہ جو ستّر اصحاب ہیں یہ حضرات سابقین انصار کہلاتے ہیں (خازن) ف۲۲۸ کہا گیا ہے کہ ان سے باقی مہاجرین و انصار مراد ہیں تو اب تمام اصحاب اس میں آ گئے اور ایک قول یہ ہے کہ پیرو ہونے والوں سے قیامت تک کے وہ ایماندار مراد ہیں جو ایمان و طاعت و نیکی میں انصار و مہاجرین کی راہ چلیں ف۲۲۹ اس کو ان کے نیک عمل قبول ف۲۳۰ اس کے ثواب و عطا سے خوش ف۲۳۱ یعنی مدینہ طیبہ کے قرب و جوار ف۲۳۲ اس کے معنی یا تو یہ ہیں کہ ایسا جاننا جس کا اثر انھیں معلوم ہو وہ ہمارا جاننا ہے کہ ہم انھیں عذاب کریں گے یا حضور سے منافقین کے حال جاننے کی نفی باعتبار ماسبق ہے اور اس کا علم بعد کو عطا ہوا جیسا کہ دوسری آیت میں فرمایا وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ (جمل) کلبی و سدی نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزِ جمعہ خطبہ کے لیے قیام کر کے نام بنام فرمایا نکل اے فلاں تو منافق ہے نکل اے فلاں تو منافق ہے تو مسجد سے چند لوگوں کو رسوا کر کے نکالا اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضور کو اس کے بعد منافقین کے حال کا علم عطا فرمایا گیا ف۲۳۳ ایک بار تو دنیا میں رسوائی اور قتل کے ساتھ اور دوسری مرتبہ قبر میں۔ ف۲۳۴ یعنی عذاب دوزخ کی طرف جس میں ہمیشہ گرفتار رہیں گے ف۲۳۵ اور انھوں نے دوسروں کی طرح جھوٹے عذر نہ کیے اور اپنے فعل پر نادم ہوئے۔

شانِ نزول جمہور مفسرین کا قول ہے کہ یہ آیت مدینہ طیبہ کے مسلمانوں کی ایک جماعت کے حق میں نازل ہوئی جو غزوۂ تبوک میں حاضر نہ ہوئے تھے اس کے بعد نادم ہوئے اور توبہ کی اور کہا افسوس ہم گمراہ ہوں گے ساتھ یا عورتوں کے ساتھ رہ گئے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب جہاد میں ہیں جب حضور اپنے سفر سے واپس ہوئے اور قریب مدینہ پہنچے تو ان لوگوں نے قسم کھائی کہ ہم اپنے آپ کو مسجد کے ستونوں سے باندھ دیں گے اور ہرگز نہ کھولیں گے یہاں تک کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کھولیں یہ قسمیں کھا کر وہ مسجد کے ستونوں سے بندھ گئے جب حضور تشریف لائے اور انھیں ملاحظہ کیا تو فرمایا یہ کون ہیں عرض کیا گیا یہ وہ لوگ ہیں جو جہاد میں حاضر ہونے سے رہ گئے تھے۔ انھوں نے اللہ سے عہد کیا ہے کہ یہ اپنے آپ کو نہ کھولیں گے جب تک حضور ان سے راضی ہو کر انھیں خود نہ کھولیں حضور نے فرمایا اور میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ میں انھیں نہ کھولوں گا نہ اُن کا عُذر قبول کروں گا جب تک کہ مجھے اللہ کی طرف سے ان کے کھولنے کا حکم دیا جائے تب یہ آیت نازل ہوئی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں کھولا تو انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ مال ہمارے رہ جانے کے باعث ہوئے انھیں لیجئے اور صدقہ کیجئے اور ہمیں پاک کر دیجئے اور ہمارے لیے دُعائے مغفرت فرمائیے حضور نے فرمایا مجھے تمہارے مال لینے کا حکم نہیں دیا گیا اس پر اگلی آیت نازل ہوئی خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ ف۲۳۶ یہاں عمل صالح سے یا اعتراف قصور اور توبہ مراد ہے یا اس تخلف سے پہلے غزوات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہونا یا طاعت و تقویٰ کے تمام اعمال اس تقدیر پر آیت تمام مسلمانوں کے حق میں ہوگی ف۲۳۷ اس سے تخلف یعنی جہاد سے رہ جانا مراد ہے ف۲۳۸ آیت میں جو صدقہ وارد ہوا ہے اس کے معنی میں مفسرین کے کئی قول ہیں ایک تو یہ کہ وہ صدقہ غیر واجبہ تھا جو بطور کفارہ کے ان صاحبوں نے دیا تھا جن کا ذکر اوپر کی آیت میں ہے دوسرا قول یہ ہے۔

الْاٰخِرِ وَیَتَّخِذُ مَا یُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ؕ

ف۲۲۴ اور جو خرچ کریں اُسے اللہ کی نزدیکیوں اور رسول سے دعائیں لینے کا ذریعہ سمجھیں ف۲۲۵

اَلَاۤ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ؕ سَیُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِیْ رَحْمَتِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

ہاں ہاں وہ ان کے لیے باعث قرب ہے اللہ جلد انھیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا بیشک اللہ بخشنے والا مہربان

رَّحِیْمٌ ﴿۹۹﴾ وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَ

ہے اور سب میں اگلے پہلے مہاجر ف۲۲۶ اور انصار ف۲۲۷ اور

الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَ

جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو ہوئے ف۲۲۸ اللہ اُن سے راضی ف۲۲۹ اور وہ اللہ سے راضی

اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ

ف۲۳۰ اور ان کے لیے تیار کر رکھے ہیں باغ جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں یہی بڑی

الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۱۰۰﴾ وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ؕ وَمِنْ

کامیابی ہے اور تمھارے آس پاس ف۲۳۱ کے کچھ گنوار منافق ہیں اور کچھ

اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ ؔۛ مَرَدُوْا عَلَی النِّفَاقِ ۫ لَا تَعْلَمُهُمْ ؕ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ؕ

مدینے والے ان کی خو ہوگئی ہے نفاق تم انھیں نہیں جانتے ہم انھیں جانتے

سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَیْنِ ثُمَّ یُرَدُّوْنَ اِلٰی عَذَابٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۰۱﴾ وَاٰخَرُوْنَ

ہیں ف۲۳۲ جلد ہم انھیں دوبارہ ف۲۳۳ عذاب کریں گے پھر بڑے عذاب کی طرف پھیرے جائیں گے ف۲۳۴ اور کچھ اور

اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَیِّئًا ؕ عَسَی اللّٰهُ

ہیں جو اپنے گناہوں کے مقر ہوئے ف۲۳۵ اور ملایا ایک کام اچھا ف۲۳۶ اور دوسرا بُرا ف۲۳۷ قریب ہے کہ اللہ ان

اَنْ یَّتُوْبَ عَلَیْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۰۲﴾ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ

کی توبہ قبول کرے بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اے محبوب ان کے مال میں سے

صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّیْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَیْهِمْ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ

زکوٰۃ تحصیل کرو جس سے تم انھیں ستھرا اور پاکیزہ کردو اور ان کے حق میں دعائے خیر کرو ف۲۳۸ بیشک تمھاری دعا ان کے

کہ اس صدقہ سے مراد وہ زکوٰۃ ہے جو ان کے ذمہ واجب تھی وہ تائب ہوئے اور انھوں نے زکوٰۃ ادا کرنی چاہی تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لینے کا حکم دیا امام ابوبکر رازی جصاص نے اس قول کو ترجیح دی ہے کہ صدقہ سے زکوٰۃ مراد ہے (خازن و احکام القرآن) مدارک میں ہے کہ سنّت یہ ہے کہ صدقہ لینے والا صدقہ دینے والے کیلئے دعا کرے اور بخاری و مسلم میں حضرت عبداللہ بن اوفیٰ کی حدیث ہے کہ جب کوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صدقہ لاتا آپ اس کے حق میں دُعا کرتے میرے باپ نے صدقہ حاضر کیا تو حضورؐ نے دُعا فرمائی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰٓی اٰلِ اَبِیْ اَوْفٰی مسئلہ اس آیت سے ثابت ہُوا کہ فاتحہ میں جو صدقہ لینے والے صدقہ پاکر دُعا کرتے ہیں یہ قرآن و حدیث کے مطابق ہے ف٢٣٩ اس میں توبہ کرنے والوں کو بشارت دی گئی کہ ان کی توبہ اور ان کے صدقات مقبول ہیں بعض مفسرین کا قول ہے،

سَكَنٌ لَّهُمْ ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿١٠٣﴾ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ

دلوں کا چین ہے اور اللہ سُنتا جانتا ہے کیا انھیں خبر نہیں کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ

التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ

قبول کرتا اور صدقے خود اپنے دست قدرت میں لیتا ہے اور یہ کہ اللہ ہی توبہ قبول کرنیوالا

الرَّحِيْمُ ﴿١٠٤﴾ وَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۗ

مہربان ہے ف٢٣٩ اور تم فرماؤ کام کرو اب تمہارے کام دیکھے گا اللہ اور اس کے رسول اور مسلمان

وَسَتُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ

اور جلد اس کی طرف پلٹو گے جو چھپا اور کھلا سب جانتا ہے تو وہ تمہارے کام تمھیں جتا

تَعْمَلُوْنَ ﴿١٠٥﴾ وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَاِمَّا يَتُوْبُ

دے گا اور کچھ ف٢٤٠ موقوف رکھے گئے اللہ کے حکم پر یا ان پر عذاب کرے یا ان کی توبہ

عَلَيْهِمْ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿١٠٦﴾ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا

قبول کرے ف٢٤١ اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور وہ جنہوں نے مسجد بنائی ف٢٤٢ نقصان پہنچانے کو ف٢٤٣

وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَ

اور کفر کے سبب ف٢٤٤ اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کو ف٢٤٥ اور اس کے انتظار میں جو پہلے سے اللہ اور

رَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ۗ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّا الْحُسْنٰى ۗ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ

اس کے رسول کا مخالف ہے ف٢٤٦ اور وہ ضرور قسمیں کھائیں گے ہم نے تو بھلائی چاہی اور اللہ گواہ ہے کہ وہ

اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿١٠٧﴾ لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ۗ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى

بیشک جھوٹے ہیں اس مسجد میں تم کبھی کھڑے نہ ہونا ف٢٤٧ بیشک وہ مسجد کہ پہلے ہی دن سے جسکی بنیاد پرہیزگاری

مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ۗ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ

پر رکھی گئی ہے ف٢٤٨ وہ اس قابل ہے کہ تم اس میں کھڑے ہو اس میں وہ لوگ ہیں کہ خوب سُتھرا ہونا چاہتے

يَّتَطَهَّرُوْا ۗ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ﴿١٠٨﴾ اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ

ہیں ف٢٤٩ اور سُتھرے اللہ کو پیارے ہیں تو کیا جس نے اپنی بنیاد رکھی اللہ سے ڈر

کہ جن لوگوں نے اب تک توبہ نہیں کی اس آیت میں انھیں توبہ اور صدقہ کی ترغیب دی گئی ف٢٤٠ متخلفین میں سے ف٢٤١ متخلفین یعنی غزوہ تبوک سے رہ جانے والے تین قسم کے تھے ایک منافقین جو نفاق کے خوگر اور عادی تھے اور دوسرے وہ لوگ جنہوں نے قصور کے اعتراف اور توبہ میں جلدی کی جن کا اوپر ذکر ہو چکا، تیسرے وہ جنہوں نے توقف کیا اور جلدی توبہ نہ کی یہی اس آیت سے مراد ہیں ف٢٤٢ شانِ نزول یہ آیت ایک جماعت منافقین کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے مسجد قبا کو نقصان پہنچانے اور اس کی جماعت متفرق کرنے کے لیے اس کے قریب ایک مسجد بنائی تھی۔ اس میں ایک بڑی چال تھی وہ یہ کہ ابو عامر جو زمانِ جاہلیت میں نصرانی راہب ہو گیا تھا، سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ طیبہ تشریف لانے پر حضورؐ سے کہنے لگا یہ کون سا دین ہے جو آپ لائے ہیں، حضورؐ نے فرمایا کہ میں ملّت حنیفیہ دین ابراہیم لایا ہوں کہنے لگا میں اسی دین پر ہوں حضورؐ نے فرمایا نہیں اس نے کہا آپ نے اس میں کچھ اور ملا دیا ہے حضورؐ نے فرمایا کہ نہیں میں خالص اور صاف ملّت لایا ہوں ابو عامر نے کہا ہم میں سے جو جھوٹا ہو اللہ اس کو مسافرت میں تنہا اور بے کس کرکے ہلاک کرے، حضورؐ نے آمین فرمایا لوگوں نے اس کا نام ابو عامر فاسق رکھ دیا روزِ اُحد ابو عامر فاسق نے حضورؐ سے کہا کہ جہاں کہیں کوئی قوم آپ سے جنگ کرنے والی ملے گی میں اس کے ساتھ ہو کر آپ سے جنگ کروں گا چنانچہ جنگ حنین تک اس کا یہی معمول رہا اور وہ حضور کے ساتھ مصروف جنگ رہا جب ہوازن کو شکست ہوئی اور وہ مایوس ہو کر ملک شام کی طرف بھاگا تو اس نے منافقین کو خبر بھیجی کہ تم سے جو سامانِ جنگ ہو سکے قوت و سلاح سب جمع کرو اور میرے لیے ایک مسجد بناؤ میں شاہِ روم کے پاس جاتا ہوں وہاں سے رومی لشکر لیکر آؤں گا اور سید عالم محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب کو نکالوں گا یہ خبر پاکر ان لوگوں نے مسجد ضرار بنائی تھی اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تھا کہ یہ مسجد ہم نے آسانی کے لیے بنا دی ہے کہ جو لوگ بوڑھے ضعیف کمزور ہیں وہ اس میں بافراغت نماز پڑھ لیا کریں آپ اس میں ایک نماز پڑھ دیجیے اور برکت کی دُعا فرما دیجیے حضورؐ نے فرمایا اب تو میں سفر تبوک کے لیے پابرکاب ہوں واپسی پر اللہ کی مرضی ہو گی تو وہاں نماز پڑھ لوں گا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک سے واپس ہو کر مدینہ شریف کے قریب ایک موضع میں ٹھہرے تو منافقین نے آپ سے درخواست کی کہ ان کی مسجد میں تشریف لے چلیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ان کے فاسد ارادوں کا اظہار فرمایا گیا تب رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعض اصحاب کو حکم دیا کہ اس مسجد کو جاکر ڈھا دیں اور جلا دیں چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور ابو عامر راہب ملک شام میں بحالت سفر بے کسی و تنہائی میں ہلاک ہوا ف٢٤٣ مسجد قبا والوں کے ف٢٤٤ کہ وہاں خدا اور رسول کے ساتھ کفر کریں اور نفاق کو قوت دیں۔ ف٢٤٥ جو مسجد قبا میں نماز کے لیے مجتمع ہوتے ہیں ف٢٤٦ یعنی ابو عامر راہب ف٢٤٧ اس میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد ضرار میں نماز پڑھنے کی ممانعت فرمائی گئی مسئلہ جو مسجد فخر و ریا اور نمود و نمائش یا رضائے الٰہی کے سوا اور کسی غرض کے لیے یا غیر طیب مال سے بنائی گئی ہو وہ مسجد ضرار کے ساتھ لاحق ہے۔ (مدارک) ف٢٤٨ اس سے مراد مسجد قبا ہے، جس کی بنیاد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی اور جب تک حضور نے قبا میں قیام فرمایا اس میں نماز پڑھی بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہفتہ مسجد قبا میں تشریف لاتے تھے دوسری حدیث میں ہے کہ مسجد قبا میں نماز پڑھنے کا ثواب عمرہ کے برابر ہے، مفسرین کا ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے مسجد مدینہ مراد ہے اور اس میں بھی حدیثیں وارد ہیں ان دونوں باتوں میں کچھ تعارض نہیں کیونکہ آیت کا مسجد قبا کے حق میں نازل ہونا اس کو مستلزم

عَلٰی تَقْوٰی مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَیْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْیَانَهٗ

اور اس کی رضا پر ف۲۵۰ وہ بھلا یا وہ جس نے اپنی بنیو چنی ایک گراؤ

عَلٰی شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ ؕ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی

گڑھے کے کنارے ف۲۵۱ تو وہ اُسے لے کر جہنم کی آگ میں ڈھے پڑا ف۲۵۲ اور اللہ ظالموں کو راہ

الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۰۹﴾ لَا یَزَالُ بُنْیَانُهُمُ الَّذِیْ بَنَوْا رِیْبَةً فِیْ قُلُوْبِهِمْ

نہیں دیتا وہ تعمیر جو چُنی ہمیشہ ان کے دلوں میں کھٹکتی رہے گی ف۲۵۳

اِلَّاۤ اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ﴿۱۱۰﴾ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰی

مگر یہ کہ اُن کے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں ف۲۵۴ اور اللہ علم و حکمت والا ہے بیشک اللہ نے مسلمانوں

مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ یُقَاتِلُوْنَ

سے ان کے مال اور جان خرید لیے ہیں اس بدلے پر کہ ان کے لیے جنت ہے ف۲۵۵

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَیَقْتُلُوْنَ وَیُقْتَلُوْنَ ۫ وَعْدًا عَلَیْهِ حَقًّا فِی

اللہ کی راہ میں لڑیں تو ماریں ف۲۵۶ اور مریں ف۲۵۷ اس کے ذمہ کرم پر سچا وعدہ

التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ ؕ وَمَنْ اَوْفٰی بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ

توریت اور انجیل اور قرآن میں ف۲۵۸ اور اللہ سے زیادہ قول کا پورا کون

فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِكُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِهٖ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۱۱۱﴾

تو خوشیاں مناؤ اپنے سودے کی جو تم نے اس سے کیا ہے اور یہی بڑی کامیابی ہے

اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ

توبہ والے ف۲۵۹ عبادت والے ف۲۶۰ سراہنے والے ف۲۶۱ روزے والے رکوع والے

السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

سجدہ والے ف۲۶۲ بھلائی کے بتانے والے اور بُرائی سے روکنے والے

وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۱۲﴾ مَا كَانَ لِلنَّبِیِّ وَ

اور اللہ کی حدیں نگاہ رکھنے والے ف۲۶۳ اور خوشی سُناؤ مسلمانوں کو ف۲۶۴ نبی اور ایمان والوں کو

نہیں ہے کہ مسجد مدینہ میں یہ اوصاف نہ ہوں ف۲۴۹ تمام نجاستوں سے یا گناہوں سے شانِ نزول یہ آیت اہلِ مسجد قبا کے حق میں نازل ہوئی سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے گروہ انصار اللہ عزوجل نے تمہاری ثنا فرمائی تم وضو اور استنجے کے وقت کیا عمل کرتے ہو، انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم بڑا استنجا تین ڈھیلوں سے کرتے ہیں اس کے بعد پھر پانی سے طہارت کرتے ہیں مسئلہ نجاست اگر جائے خروج سے متجاوز ہو جائے تو پانی سے استنجا واجب ہے ورنہ مستحب مسئلہ ڈھیلوں سے استنجا سُنّت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر مواظبت فرمائی اور کبھی ترک بھی کیا۔

ف۲۵۰ جیسے کہ مسجد قبا اور مسجد مدینہ۔

ف۲۵۱ جیسے کہ مسجد ضرار والے۔

ف۲۵۲ مراد یہ ہے کہ جس شخص نے اپنے دین کی بنا تقویٰ اور رضائے الٰہی کی مضبوط سطح پر رکھی وہ بہتر ہے نہ کہ وہ جس نے اپنے دین کی بنا باطل و نفاق کے گراؤ گڈھے پر رکھی۔

ف۲۵۳ اور اس کے گرائے جانے کا صدمہ باقی رہے گا۔

ف۲۵۴ خواہ قتل ہو کر یا مر کر یا قبر میں یا جہنم میں معنی یہ ہیں کہ ان کے دلوں کا غم و غصہ تا مرگ باقی رہے گا۔

بمیر تا برہی اے حسود کیں رنجیست

کہ از مشقت او رجز بمرگ نتواں رست

اور یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ جب تک ان کے دل اپنے قصور کی ندامت اور افسوس سے پارہ پارہ نہ ہوں اور وہ اخلاص سے تائب نہ ہوں اس وقت تک وہ اسی رنج و غم میں رہیں گے (مدارک)۔

ف۲۵۵ راہِ خدا میں جان و مال خرچ کر کے جنت پانے والے ایمان داروں کی ایک تمثیل ہے جس سے کمال لطف و کرم کا اظہار ہوتا ہے کہ پروردگارِ عالم نے انھیں جنت عطا فرمانا ان کے جان و مال کا عوض قرار دیا اور اپنے آپ کو خریدار فرمایا یہ کمال عزت افزائی ہے کہ ہمارا خریدار بنے اور ہم سے خریدے کس چیز کو جو نہ ہماری بنائی ہوئی نہ ہماری پیدا کی ہوئی جان ہے تو اس کی پیدا کی ہوئی مال ہے تو اس کا عطا فرمایا ہوا شانِ نزول جب انصار نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شب عقبہ بیعت کی تو عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ اپنے رب کے لیے اور اپنے لیے کچھ شرط فرما لیجئے جو آپ چاہیں فرمایا میں اپنے ربّ کے لیے تو یہ شرط کرتا ہوں کہ تم اس کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور اپنے لیے یہ کہ جن چیزوں سے تم اپنے جان و مال کو بچاتے اور محفوظ رکھتے ہو اس کو میرے لیے بھی گوارا نہ کرو، انھوں نے عرض کیا کہ ہم ایسا کریں تو ہمیں کیا ملے گا فرمایا جنت ف۲۵۶ خدا کے دشمنوں کو ف۲۵۷ راہِ خدا میں ف۲۵۸ اس سے ثابت ہوا کہ تمام شریعتوں اور ملتوں میں جہاد کا حکم تھا ف۲۵۹ تمام گناہوں سے ف۲۶۰ اللہ کے فرمانبردار بندے جو اخلاص کے ساتھ اس کی عبادت کرتے ہیں اور عبادت کو اپنے اوپر لازم جانتے ہیں ف۲۶۱ جو ہر حال میں اللہ کی حمد کرتے ہیں ف۲۶۲ یعنی نمازوں کے پابند اور ان کو خوبی سے ادا کرنے والے ف۲۶۳ اور اس کے احکام بجالانے والے یہ لوگ جنتی ہیں ف۲۶۴ کہ وہ اللہ کا عہد وفا کریں گے تو اللہ تعالیٰ انھیں جنت میں داخل فرمائے گا۔

ف۲۶۵ **شانِ نزول** اس آیت کی شانِ نزول میں مفسرین کے چند قول ہیں (۱) نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا ابوطالب سے فرمایا تھا کہ میں تمہارے لیے استغفار کروں گا جب تک کہ مجھے ممانعت نہ کی جائے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر ممانعت فرما دی (۲) سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے اپنی والدہ کی زیارتِ قبر کی اجازت چاہی اس نے مجھے اجازت دی پھر میں نے ان کے لیے استغفار کی اجازت چاہی تو مجھے اجازت نہ دی اور مجھ پر یہ آیت نازل ہوئی مَاكَانَ لِلنَّبِیِّ **اقول** یہ وجہ شانِ نزول کی صحیح نہیں ہے کیونکہ حدیث حاکم نے روایت کی اور اس کو صحیح بتایا اور ذہبی نے حاکم پر اعتماد کر کے میزان میں اس کی تصحیح کی لیکن مختصر المستدرک میں ذہبی نے اس حدیث کی تضعیف کی اور کہا کہ ایوب بن ہانی کو ابن معین نے ضعیف بتایا ہے علاوہ بریں یہ حدیث بخاری کی حدیث کے مخالف بھی ہے جس میں اس آیت کے نزول کا سبب آپ کا والدہ کے لیے استغفار کرنا نہیں بتایا گیا، بلکہ بخاری کی حدیث سے یہی ثابت ہے کہ ابوطالب کے لیے استغفار کرنے کے باب میں یہ حدیث وارد ہوئی اس کے علاوہ اور حدیثیں جو اس مضمون کی ہیں جن کو طبرانی اور ابن سعد اور ابن شاہین وغیرہ نے روایت کیا ہے وہ سب ضعیف ہیں ابن سعد نے طبقات میں حدیث کی تخریج کے بعد اس کو غلط بتایا اور سند المحدثین امام جلال الدین سیوطی نے اپنے رسالہ التعظیم والمنہ میں اس مضمون کی تمام احادیث کو معلول بتایا لہٰذا یہ وجہ شانِ نزول میں صحیح نہیں اور یہ ثابت ہے اس پر بہت دلائل قائم ہیں کہ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ موحدہ اور دینِ ابراہیمی پر تھیں (۳) بعض اصحاب نے سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے آباء کے لیے استغفار کرنے کی درخواست کی تھی اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۲۶۶ شرک پر مرے ف۲۶۷ یعنی آزر ف۲۶۸ اس سے یا تو وہ وعدہ مراد ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آزر سے کیا تھا کہ میں اپنے رب سے تیری مغفرت کی دعا کرونگا یا وہ وعدہ مراد ہے جو آزر نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اسلام لانے کا کیا تھا **شانِ نزول** حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّیْ تو میں نے سنا کہ ایک شخص اپنی والدین کے لیے دعائے مغفرت کر رہا ہے باوجودیکہ وہ دونوں مشرک تھے تو میں نے کہا کہ تو مشرکوں کیلئے دعائے مغفرت کرتا ہے اس نے کہا کیا ابراہیم علیہ السلام نے آزر کے لیے دعا نہ کی تھی وہ بھی تو مشرک تھا یہ واقعہ میں نے سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا استغفار بہ امید اسلام تھا جس کا آزر آپ سے وعدہ کر چکا تھا اور آپ آزر سے استغفار کا وعدہ کر چکے تھے جب وہ امید منقطع ہو گئی تو آپ نے اس سے اپنا علاقہ قطع کر دیا ف۲۶۹ اور استغفار کرنا ترک فرما دیا ف۲۷۰ کثیر الدعا متضرع ف۲۷۱ یعنی ان پر گمراہی کا حکم کرے اور انھیں گمراہوں میں داخل فرمائے ف۲۷۲ معنی یہ ہیں کہ جو چیز ممنوع ہے اور اس سے اجتناب واجب ہے اس پر اللہ تبارک و تعالیٰ جب تک اپنے بندوں کی گرفت نہیں فرماتا جب تک کہ اس کی ممانعت کا صاف بیان اللہ کی طرف سے نہ آجائے لہٰذا قبل ممانعت اس فعل کے کرنے میں حرج نہیں (مدارک و خازن) **مسئلہ** اس سے معلوم ہوا کہ جس چیز کی جانب شرع سے ممانعت نہ ہو وہ جائز ہے **شانِ نزول** جب مومنین کو مشرکین کے لیے استغفار کرنے سے منع فرمایا گیا تو انھیں اندیشہ ہوا کہ ہم پہلے جو استغفار کر چکے ہیں کہیں اس پر گرفت نہ ہو اس آیت سے انھیں تسکین دی گئی اور بتایا گیا کہ ممانعت کا بیان ہونے کے بعد اس پر عمل کرنے سے مواخذہ ہوتا ہے ف۲۷۳ یعنی غزوۂ تبوک میں جس کو غزوۂ عسرت بھی کہتے ہیں اس غزوہ میں عسرت کا یہ حال تھا کہ دس دس آدمیوں میں سواری کے لیے ایک ایک اونٹ تھا نوبت بہ نوبت اسی پر سوار ہو لیتے تھے اور کھانے کی قلت کا یہ حال تھا کہ ایک ایک کھجور پر کئی کئی آدمی بسر کرتے تھے اس طرح کہ ہر ایک نے تھوڑی تھوڑی چوس کر ایک گھونٹ پانی پی لیا پانی کی بھی نہایت قلت تھی گرمی شدت کی تھی پیاس کا غلبہ اور پانی ناپید اس حال میں صحابہ اپنے صدق و یقین اور ایمان و اخلاص کے ساتھ حضور کی جاں نثاری میں ثابت قدم رہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى

لائق نہیں کہ مشرکوں کی بخشش چاہیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہوں ف۲۶۵

مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۱۱۳﴾ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ

جبکہ انھیں کھل چکا کہ وہ دوزخی ہیں ف۲۶۶ اور ابراہیم کا اپنے باپ

اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗٓ اَنَّهٗ

ف۲۶۷ کی بخشش چاہنا وہ تو نہ تھا مگر ایک وعدے کے سبب جو اس سے کر چکا تھا ف۲۶۸ پھر جب

عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ ؕ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۱۴﴾ وَمَا كَانَ اللّٰهُ

ابراہیم کو کھل گیا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے اس سے تنکا توڑ دیا ف۲۶۹ بیشک ابراہیم ضرور بہت آہیں کرنیوالا ف۲۷۰ متحمل ہے اور

لِيُضِلَّ قَوْمًاۢ بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

اللہ کی شان نہیں کہ کسی قوم کو ہدایت کر کے گمراہ فرمائے ف۲۷۱ جب تک انھیں صاف نہ بتا دے کہ کس چیز سے انھیں

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يُحْيٖ

بچنا ہے ف۲۷۲ بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے بیشک اللہ ہی کے لیے ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت جلاتا

وَيُمِيْتُ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۱۶﴾ لَقَدْ تَّابَ

ہے اور مارتا ہے اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی والی اور نہ مددگار بیشک اللہ کی

اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ

رحمتیں متوجہ ہوئیں ان غیب کی خبریں بتانیوالے اور ان مہاجرین اور انصار پر جنہوں نے مشکل کی گھڑی میں ان

الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ

کا ساتھ دیا ف۲۷۳ بعد اس کے قریب تھا کہ ان میں کچھ لوگوں کے دل پھر جائیں ف۲۷۴ پھر ان پر رحمت

عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۷﴾ وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ؕ

سے متوجہ ہوا ف۲۷۵ بیشک وہ ان پر نہایت مہربان رحم والا ہے۔ اور ان تین پر جو موقوف رکھے گئے تھے ف۲۷۶

حَتّٰٓى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ

یہاں تک کہ جب زمین اتنی وسیع ہو کر ان پر تنگ ہو گئی ف۲۷۷ اور وہ اپنی جان سے تنگ آئے ف۲۷۸

یارسول اللہ اللہ تعالیٰ سے دُعا فرمایئے فرمایا کیا تمھیں یہ خواہش ہے، عرض کیا جی ہاں تو حضور نے دستِ مبارک اُٹھا کر دُعا فرمائی اور ابھی دستِ مبارک اُٹھے ہی ہوئے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ابر بھیجا بارش ہوئی لشکر سیراب ہوا لشکر والوں نے اپنے برتن بھر لیے اس کے بعد جب آگے چلے تو زمین خشک تھی ابر نے لشکر کے باہر بارش ہی نہیں کی وہ خاص اسی لشکر کو سیراب کرنے کے لیے بھیجا گیا تھا وف۲۷۴ اور وہ اس شدت و سختی میں رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہونا گوارا کریں وف۲۷۵ اور وہ صابر و ثابت رہے اور ان کا اخلاص محفوظ رہا اور جو خطرہ دل میں گزرا تھا اس پر نادم ہوئے۔

أَنفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَن لَّا مَلْجَأَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ

اور انھیں یقین ہوا کہ اللہ سے پناہ نہیں مگر اسی کے پاس پھر وف۲۷۹ ان کی توبہ قبول کی کہ تائب

لِيَتُوبُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿١١٨﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

رہیں بیشک اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے اے ایمان والو اللہ

اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ ﴿١١٩﴾ مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ

سے ڈرو وف۲۸۰ اور سچوں کے ساتھ ہو وف۲۸۱ مدینہ والوں وف۲۸۲ اور ان کے گرد دیہات

وَمَنْ حَوْلَهُم مِّنَ الْأَعْرَابِ أَن يَتَخَلَّفُوا عَن رَّسُولِ اللَّهِ

والوں کو لائق نہ تھا کہ رسُول اللہ سے پیچھے بیٹھ رہیں وف۲۸۳

وَلَا يَرْغَبُوا بِأَنفُسِهِمْ عَن نَّفْسِهِ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ لَا يُصِيبُهُمْ

اور نہ یہ کہ ان کی جان سے اپنی جان پیاری سمجھیں وف۲۸۴ یہ اس لیے کہ انھیں جو پیاس یا

ظَمَأٌ وَلَا نَصَبٌ وَلَا مَخْمَصَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَطَئُونَ

تکلیف یا بھوک اللہ کی راہ میں پہنچتی ہے اور جہاں ایسی جگہ قدم

مَوْطِئًا يَغِيظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُونَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا إِلَّا كُتِبَ

رکھتے ہیں وف۲۸۵ جس سے کافروں کو غیظ آئے اور جو کچھ کسی دشمن کا بگاڑتے ہیں وف۲۸۶ اس سب کے

لَهُم بِهِ عَمَلٌ صَالِحٌ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ﴿١٢٠﴾

بدلے ان کے لیے نیک عمل لکھا جاتا ہے وف۲۸۷ بیشک اللہ نیکوں کا نیگ ضائع نہیں کرتا

وَلَا يُنفِقُونَ نَفَقَةً صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً وَلَا يَقْطَعُونَ وَادِيًا

اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں چھوٹا وف۲۸۸ یا بڑا وف۲۸۹ اور جو نالا طے کرتے ہیں سب

إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللَّهُ أَحْسَنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٢١﴾ وَمَا

ان کے لیے لکھا جاتا ہے تاکہ اللہ ان کے سب سے بہتر کاموں کا انھیں صلہ دے وف۲۹۰ اور مسلمانوں

كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنفِرُوا كَافَّةً ۚ فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ

سے یہ تو ہو نہیں سکتا کہ سب کے سب نکلیں وف۲۹۱ تو کیوں نہ ہوا کہ ان کے ہر گروہ میں سے وف۲۹۲

وف۲۷۶ توبہ سے جن کا ذکر آیت وَآخَرُونَ مُرْجَوْنَ لِأَمْرِ اللَّهِ میں ہے اور یہ تین صاحب کعب بن مالک اور ہلال بن امیہ اور مرارۃ بن ربیع ہیں یہ سب انصاری تھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تبوک سے واپس ہو کر ان سے جہاد میں حاضر نہ ہونے کی وجہ دریافت فرمائی اور فرمایا ٹھہرو جب تک اللہ تعالیٰ تمھارے لیے کوئی فیصلہ فرمائے اور مسلمانوں کو ان لوگوں سے ملنے جُلنے کلام کرنے سے ممانعت فرما دی حتیٰ کہ ان کے رشتہ داروں اور دوستوں نے ان سے کلام ترک کر دیا یہاں تک کہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ان کو کوئی پہچانتا ہی نہیں اور ان کی کسی سے شناسائی ہی نہیں اس حال پر انھیں پچاس روز گزرے۔

وف۲۷۷ اور انھیں کوئی ایسی جگہ نہ مل سکی جہاں ایک لمحہ کیلیے انھیں قرار ہوتا ہر وقت پریشانی اور رنج و غم بےچینی و اضطراب میں مبتلا تھے۔

وف۲۷۸ شدت رنج و غم سے نہ کوئی انیس ہے جس سے بات کریں نہ کوئی غم خوار جسے حالِ دل سنائیں وحشت و تنہائی ہے اور شب و روز کی گریہ و زاری۔

وف۲۷۹ اللہ تعالیٰ نے ان پر رحم فرمایا اور وف۲۸۰ معاصی ترک کرو۔

وف۲۸۱ جو صادق الایمان ہیں مخلص ہیں رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اخلاص کے ساتھ تصدیق کرتے ہیں سعید بن جبیر کا قول ہے کہ صادقین سے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما مراد ہیں۔ ابن جریر کہتے ہیں کہ مہاجرین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ وہ لوگ جن کی نیتیں ثابت رہیں اور قلب و اعمال مستقیم اور وہ اخلاص کے ساتھ غزوہ تبوک میں حاضر ہوئے مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ اجماع حجت ہے کیونکہ صادقین کے ساتھ رہنے کا حکم فرمایا اس سے ان کے قول کا قبول کرنا لازم آتا ہے۔

وف۲۸۲ یہاں اہلِ مدینہ سے مدینہ طیبہ میں سکونت رکھنے والے مراد ہیں خواہ وہ مہاجرین ہوں یا انصار۔

وف۲۸۳ اور جہاد میں حاضر نہ ہوں۔

وف۲۸۴ بلکہ انھیں حکم تھا کہ شدت و تکلیف میں حضور کا ساتھ نہ چھوڑیں اور سختی کے موقع پر اپنی جانیں آپ پر فدا کریں وف۲۸۵ اور کفار کی زمین کو اپنے گھوڑوں کے سموں سے روندتے ہیں وف۲۸۶ قید کر کے یا قتل کر کے یا زخمی کر کے یا ہزیمت دے کر وف۲۸۷ اس سے ثابت ہوا کہ جو شخص اطاعتِ الٰہی کا قصد کرے اس کا اُٹھنا بیٹھنا چلنا حرکت کرنا ساکن رہنا سب نیکیاں ہیں اللہ کے ہاں لکھی جاتی ہیں وف۲۸۸ یعنی قلیل مثلاً ایک کھجور وف۲۸۹ جیسا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جیشِ عسرت میں خرچ کیا وف۲۹۰ اس آیت سے جہاد کی فضیلت اور اس کا احسن الاعمال ہونا ثابت ہوا وف۲۹۱ اور ایک دم اپنے وطن خالی کر دیں وف۲۹۲ ایک جماعت وطن میں رہے اور۔

مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّیَتَفَقَّهُوْا فِی الدِّیْنِ وَ لِیُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْۤا

ایک جماعت نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور واپس آکر اپنی قوم کو ڈر سنائیں ف۲۹۳ اس

اِلَیْهِمْ لَعَلَّهُمْ یَحْذَرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِیْنَ

امید پر کہ وہ بچیں ف۲۹۴ اے ایمان والو جہاد کرو ان کافروں سے جو تمہارے

یَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَ لْیَجِدُوْا فِیْكُمْ غِلْظَةً ؕ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ

قریب ہیں ف۲۹۵ اور چاہیے کہ وہ تم میں سختی پائیں اور جان رکھو کہ اللہ پرہیزگاروں

مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَ اِذَا مَاۤ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ یَّقُوْلُ اَیُّكُمْ

کے ساتھ ہے ف۲۹۶ اور جب کوئی سورت اترتی ہے تو ان میں سے کوئی کہنے لگتا ہے کہ اس نے

زَادَتْهُ هٰذِهٖۤ اِیْمَانًا ۚ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِیْمَانًا وَّ هُمْ

تم میں کس کے ایمان کو ترقی دی ف۲۹۷ تو وہ جو ایمان والے ہیں ان کے ایمان کو اس نے ترقی دی

یَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ وَ اَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ

اور خوشیاں منا رہے ہیں اور جن کے دلوں میں آزار ہے ف۲۹۸ انھیں اور پلیدی پر پلیدی

رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ وَ مَاتُوْا وَ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۲۵﴾ اَوَ لَا یَرَوْنَ اَنَّهُمْ

بڑھائی ف۲۹۹ اور وہ کفر ہی پر مر گئے کیا انھیں ف۳۰۰ نہیں سوجھتا

یُفْتَنُوْنَ فِیْ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَیْنِ ثُمَّ لَا یَتُوْبُوْنَ وَ لَا هُمْ

کہ ہر سال ایک یا دو بار آزمائے جاتے ہیں ف۳۰۱ پھر نہ تو توبہ کرتے ہیں نہ نصیحت

یَذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۲۶﴾ وَ اِذَا مَاۤ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ ؕ

مانتے ہیں اور جب کوئی سورت اترتی ہے ان میں ایک دوسرے کو دیکھنے لگتا ہے ف۳۰۲

هَلْ یَرٰىكُمْ مِّنْ اَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوْا ؕ صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ بِاَنَّهُمْ

کہ کوئی تمھیں دیکھتا تو نہیں ف۳۰۳ پھر پلٹ جاتے ہیں ف۳۰۴ اللہ نے ان کے دل پلٹ دیئے

قَوْمٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ

ف۳۰۵ کہ وہ ناسمجھ لوگ ہیں ف۳۰۶ بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول ف۳۰۷ جن پر

ف۲۹۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ قبائل عرب میں سے ہر ہر قبیلہ سے جماعتیں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوتیں اور وہ حضور سے دین کے مسائل سیکھتے اور تفقہ حاصل کرتے اور اپنے لیے احکام دریافت کرتے اور اپنی قوم کے لیے حضور انھیں اللہ اور رسول کی فرمانبرداری کا حکم دیتے اور نماز زکوٰۃ وغیرہ کی تعلیم کے لیے انھیں ان کی قوم پر مامور فرماتے، جب وہ لوگ اپنی قوم میں پہنچتے تو اعلان کر دیتے کہ جو اسلام لائے وہ ہم میں سے ہے اور لوگوں کو خدا کا خوف دلاتے اور دین کی مخالفت سے ڈراتے یہاں تک کہ لوگ اپنے والدین کو چھوڑ دیتے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم انھیں دین کے تمام ضروری علوم تعلیم فرما دیتے (خازن)، یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ عظیمہ ہے کہ بالکل بے پڑھے لوگوں کو بہت تھوڑی دیر میں دین کے احکام کا عالم اور قوم کا ہادی بنا دیتے تھے اس آیت سے چند مسائل معلوم ہوئے مسئلہ علم دین حاصل کرنا فرض ہے جو چیزیں بندے پر فرض و واجب ہیں اور جو اس کے لیے ممنوع و حرام ہیں اس کا سیکھنا فرض عین ہے اور اس سے زائد علم حاصل کرنا فرض کفایہ حدیث شریف میں ہے علم سیکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ علم سیکھنا نفل نماز سے افضل ہے مسئلہ طلب علم کے لیے سفر کا حکم حدیث شریف میں ہے جو شخص طلب علم کے لیے راہ چلے اللہ اس کے لیے جنت کی راہ آسان کرتا ہے (ترمذی) مسئلہ فقہ افضل ترین علوم ہے، حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جس کے لیے بہتری چاہتا ہے اس کو دین میں فقیہ بناتا ہے میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ دینے والا (بخاری و مسلم) حدیث میں ہے ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ سخت ہے (ترمذی) فقہ احکام دین کے علم کو کہتے ہیں فقہ مصطلح اس کا صحیح مصداق ہے۔

ف۲۹۴ عذاب الٰہی سے احکام دین کا اتباع کر کے۔

ف۲۹۵ قتال تمام کافروں سے واجب ہے قریب کے ہوں یا دور کے لیکن قریب والے مقدم ہیں، پھر جو ان سے متصل ہوں ایسے ہی درجہ بدرجہ۔

ف۲۹۶ انھیں غلبہ دیتا ہے اور ان کی نصرت فرماتا ہے

ف۲۹۷ یعنی منافقین آپس میں بطریق استہزاء ایسی باتیں کہتے ہیں ان کے جواب میں ارشاد ہوتا ہے۔

ف۲۹۸ شک و نفاق کا۔

ف۲۹۹ کہ پہلے جتنا نازل ہوا تھا اسی کے انکار کے وبال میں گرفتار تھے اب جو اور نازل ہوا اس کے انکار کی خباثت میں بھی مبتلا ہوئے۔ ف۳۰۰ یعنی منافقین کو۔

ف۳۰۱ امراض و شدائد اور قحط وغیرہ کے ساتھ ف۳۰۲ اور آنکھوں سے نکل بھاگنے کے اشارے کرتا ہے اور کہتا ہے ف۳۰۳ اگر دیکھتا ہوا تو بیٹھ گئے ورنہ نکل گئے ف۳۰۴ کفر کی طرف ف۳۰۵ اس سبب سے ف۳۰۶ اپنے نفع و ضرر کو نہیں سوچتے ف۳۰۷ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عربی قرشی جن کے حسب و نسب کو تم خوب پہچانتے ہو کہ تم میں سب سے عالی نسب ہیں اور تم ان کے صدق و امانت زہد و تقویٰ طہارت و تقدس اور اخلاق حمیدہ کو بھی خوب جانتے ہو اور ایک قرأۃ میں اَنْفَسِکُمْ بفتح فا آیا ہے اس کے معنی ہیں کہ تم میں سب سے نفیس تر اور اشرف و افضل اس آیۂ کریمہ میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری یعنی آپ کے میلاد مبارک کا بیان ہے ترمذی کی حدیث سے بھی ثابت ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیدائش کا بیان قیام کر کے فرمایا۔ مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ محفل میلاد مبارک کی اصل قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔

عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٢٨﴾

تمھارا مشقت میں پڑنا گراں ہے، تمھاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ ۖ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَ

ف۳۰۸ پھر اگر وہ منہ پھیریں ف۳۰۹ تو تم فرمادو کہ مجھے اللہ کافی ہے اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں میں نے اسی پر بھروسا

هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ﴿١٢٩﴾ ع

کیا اور وہ بڑے عرش کا مالک ہے ف۳۱۰

سُوْرَةُ یُوْنُسَ مَكِّیَّةٌ وَّهِیَ مِائَةٌ وَّ تِسْعُ اٰیٰتٍ وَّاحِدَ عَشَرَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۂ یونس مکی ہے اس میں ایک سو نو آیتیں اور گیارہ رکوع ہیں — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

الٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِیْمِ ﴿١﴾ اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ

یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں کیا لوگوں کو اس کا اچنبا ہوا کہ ہم نے

اَوْحَیْنَاۤ اِلٰی رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ

ان میں سے ایک مرد کو وحی بھیجی کہ لوگوں کو ڈر سناؤ ف۲ اور ایمان والوں کو خوشخبری

اٰمَنُوْۤا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؔؕ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ

دو کہ ان کے لیے اُن کے رب کے پاس سچ کا مقام ہے کافر بولے

اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِیْنٌ ﴿٢﴾ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

بیشک یہ تو کھلا جادوگر ہے ف۳ بیشک تمھارا رب اللہ ہے جس نے آسمان

وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ

اور زمین چھ دن میں بنائے پھر عرش پر استوا فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے

مَا مِنْ شَفِیْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ

کام کی تدبیر فرماتا ہے ف۴ کوئی سفارشی نہیں مگر اُس کی اجازت کے بعد ف۵ یہ ہے اللہ تمھارا رب ف۶ تو اس کی

اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٣﴾ اِلَیْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِیْعًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ اِنَّهٗ

بندگی کرو تو کیا تم دھیان نہیں کرتے۔ اسی کی طرف تم سب کو پھرنا ہے ف۷ اللہ کا سچا وعدہ بیشک وہ

ع ۱۶/۷ ۵ — المنزل ۳ — وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ف۳۰۸ اس آیت میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دو ناموں سے مشرف فرمایا یہ کمال تکریم ہے اس سرورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

ف۳۰۹ یعنی منافقین وکفار آپ پر ایمان لانے سے اعراض کریں۔

ف۳۱۰ حاکم نے مستدرک میں ابی ابن کعب سے ایک حدیث روایت کی ہے کہ لَقَدْ جَآءَكُمْ سے آخر سورت تک دونوں آیتیں قرآن کریم میں سب کے بعد نازل ہوئیں۔

ف۱ سورۂ یونس مکیہ ہے سوائے تین آیتوں کے فَاِنْ كُنْتَ فِیْ شَكٍّ سے اس میں گیارہ ۱۱ رکوع اور ایک سو نو ۱۰۹ آیتیں اور ایک ہزار آٹھ سو بتیس ۱۸۳۲ کلمے اور نو ہزار ننانوے ۹۰۹۹ حرف ہیں۔

ف۲ شانِ نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا جب اللہ تبارک و تعالیٰ نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو رسالت سے مشرف فرمایا اور آپ نے اس کا اظہار کیا تو عرب منکر ہو گئے اور ان میں سے بعضوں نے یہ کہا کہ اللہ اس سے برتر ہے کہ کسی بشر کو رسول بنائے اس پر یہ آیات نازل ہوئیں

ف۳ کفار نے پہلے تو بشر کا رسول ہونا قابل تعجب وانکار قرار دیا اور پھر جب حضور کے معجزات دیکھے اور یقین ہوا کہ بشر کے مقدرت سے بالاتر ہیں۔ تو آپ کو ساحر بتایا ان کا یہ دعوٰی تو کذب باطل ہے مگر اس میں بھی حضور کے کمال اور اپنے عجز کا اعتراف پایا جاتا ہے۔

ف۴ یعنی تمام خلق کے امور کا حسبِ اقتضا حکمت سرانجام فرماتا ہے۔

ف۵ اس میں بُت پرستوں کے اس قول کا رد ہے کہ بُت اُن کی شفاعت کریں گے انھیں بتایا گیا کہ شفاعت ماذونین کے سوا کوئی نہیں کرے گا اور ماذون صرف اس کے مقبول بندے ہوں گے۔

ف۶ جو آسمان وزمین کا خالق اور تمام امور کا مدبّر ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں فقط وہی مستحق عبادت ہے۔

ف۷ روزِ قیامت اور یہی ہے۔

يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

پہلی بار بناتا ہے پھر فنا کے بعد دوبارہ بنائے گا کہ ان کو جو ایمان لائے اور اچھے کام

الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ

کیے انصاف کا صلہ دے و٨ اور کافروں کے لیے پینے کو کھولتا پانی اور

وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ④ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الشَّمْسَ

دردناک عذاب بدلہ ان کے کفر کا وہی ہے جس نے سورج کو جگمگاتا

ضِيَآءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ

بنایا اور چاند چمکتا اور اس کے لیے منزلیں ٹھہرائیں و٩ کہ تم برسوں کی گنتی اور

وَالْحِسَابَ ؕ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ

و١٠ حساب جانو اللہ نے اُسے نہ بنایا مگر حق و١١ نشانیاں مفصل بیان فرماتا ہے علم

يَّعْلَمُوْنَ ⑤ اِنَّ فِي اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي

والوں کے لیے و١٢ بیشک رات اور دن کا بدلتا آنا اور جو کچھ اللہ نے آسمانوں اور

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ ⑥ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا

زمین میں پیدا کیا ان میں نشانیاں ہیں ڈر والوں کے لیے بیشک وہ جو ہمارے

يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا وَالَّذِيْنَ

ملنے کی امید نہیں رکھتے و١٣ اور دنیا کی زندگی پسند کر بیٹھے اور اس پر مطمئن ہو گئے و١٤ اور وہ

هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ⑦ۙ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا

جو ہماری آیتوں سے غفلت کرتے ہیں و١٥ ان لوگوں کا ٹھکانا دوزخ ہے بدلہ ان کی

يَكْسِبُوْنَ ⑧ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ

کمائی کا بیشک جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کا ربّ اُن کے

بِاِيْمَانِهِمْ ۚ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ⑨

ایمان کے سبب انھیں راہ دے گا و١٦ اُن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی نعمت کے باغوں میں۔

و٨ اس آیت میں حشر و نشر و معاد کا بیان اور منکرین کا رد ہے اور اس پر نہایت لطیف پیرایہ میں دلیل قائم فرمائی گئی ہے کہ وہ پہلی بار بناتا ہے اور اعضاء مرکبہ کو پیدا کرتا اور ترکیب دیتا ہے تو موت کے ساتھ متفرق و منتشر ہونے کے بعد ان کو دوبارہ پھر ترکیب دینا اور بنے ہوئے انسان کو فنا کے بعد پھر دوبارہ بنا دینا اور وہی جان جو اس بدن سے متعلق تھی اس کو اس بدن کی درستی کے بعد پھر اسی بدن سے متعلق کر دینا اس کی قدرت سے کیا بعید ہے اور اس دوبارہ پیدا کرنے کا مقصود جزائے اعمال یعنی مطیع کو ثواب اور عاصی کو عذاب دینا ہے۔

و٩ اٹھائیس منزلیں جو بارہ برجوں پر منقسم ہیں ہر برج کے لیے ٢⅓ منزلیں ہیں چاند ہر شب ایک منزل میں رہتا ہے اور مہینہ تیس دن کا ہو تو دو شب ورنہ ایک شب چھپتا ہے۔

و١٠ مہینوں دنوں ساعتوں کا۔

و١١ کہ اُس سے اس کی قدرت اور اس کی وحدانیت کے دلائل ظاہر ہوں۔

و١٢ کہ ان میں غور کر کے نفع اٹھائیں۔

و١٣ روز قیامت اور ثواب و عذاب کے قائل نہیں۔

و١٤ اور اس فانی کو جاودانی پر ترجیح دی اور عمر اس کی طلب میں گزاری۔

و١٥ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ یہاں آیات سے سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک اور قرآن شریف مراد ہے اور غفلت کرنے سے مراد ان سے اعراض کرنا ہے۔

و١٦ جنتوں کی طرف قتادہ کا قول ہے کہ مومن جب اپنی قبر سے نکلے گا تو اس کا عمل خوب صورت شکل میں اس کے سامنے آئے گا یہ شخص کہے گا تو کون ہے وہ کہے گا میں تیرا عمل ہوں اور اس کے لیے نور ہو گا اور جنت تک پہنچائے گا اور کافر کا معاملہ برعکس ہو گا کہ اس کا عمل بری شکل میں نمودار ہو کر اسے جہنم میں پہنچائے گا۔

دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ

ان کی دُعا اس میں یہ ہوگی کہ اللہ تجھے پاکی ہے ف۱۷ اور ان کے ملتے وقت خوشی کا پہلا بول

دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰﴾ وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ

سلام ہے ف۱۸ اور ان کی دُعا کا خاتمہ یہ ہے کہ سب خوبیوں سراہا اللہ جو رب ہے سارے جہان کا ف۱۹ اور اگر اللہ لوگوں

لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ اَجَلُهُمْ ؕ

پر برائی ایسی جلد بھیجتا جیسی وہ بھلائی کی جلدی کرتے ہیں تو ان کا وعدہ پورا ہو چکا ہوتا ف۲۰

فَنَذَرُ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَ

تو ہم چھوڑتے انھیں جو ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے کہ اپنی سرکشی میں بھٹکا کریں ف۲۱ اور

اِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖۤ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا ۚ فَلَمَّا

جب آدمی کو ف۲۲ تکلیف پہنچتی ہے ہمیں پکارتا ہے لیٹے اور بیٹھے اور کھڑے ف۲۳ پھر جب ہم

كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَاۤ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ ؕ كَذٰلِكَ

اس کی تکلیف دُور کر دیتے ہیں چل دیتا ہے ف۲۴ گویا کبھی کسی تکلیف کے پہنچنے پر ہمیں پکارا ہی نہ تھا یونہی

زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ

بھلے کر دکھائے ہیں حد سے بڑھنے والے کو ف۲۵ ان کے کام ف۲۶ اور بیشک ہم نے تم سے پہلی سنگتیں ف۲۷ ہلاک

قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا ۙ وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا ؕ

فرمادیں جب وہ حد سے بڑھے ف۲۸ اور ان کے رسول ان کے پاس روشن دلیلیں لے کر آئے ف۲۹ اور وہ

كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۳﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي

ایسے تھے ہی نہیں کہ ایمان لاتے ہم یونہی بدلہ دیتے ہیں مجرموں کو پھر ہم نے ان کے بعد تمھیں زمین میں جانشین

الْاَرْضِ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ

کیا کہ دیکھیں تم کیسے کام کرتے ہو ف۳۰ اور جب ان پر ہماری روشن آیتیں

اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ

ف۳۱ پڑھی جاتی ہیں تو وہ کہنے لگتے ہیں جنھیں ہم سے ملنے کی امید نہیں ف۳۲ کہ اس کے سوا اور قرآن لے

ف۱۷ یعنی اہل جنت اللہ تعالیٰ کی تسبیح تحمید تقدیس میں مشغول رہیں گے اور اس کے ذکر سے انھیں فرحت و سرور اور انتہا درجہ کی لذت حاصل ہوگی سُبحان اللہ۔ ف۱۸ یعنی اہل جنت آپس میں ایک دوسرے کی تحیت و تکریم سلام سے کریں گے یا ملائکہ انھیں بطورِ تحیت سلام عرض کریں گے یا ملائکہ ربّ عزّوجل کی طرف سے اُن کے پاس سلام لائیں گے ف۱۹ ان کے کلام کی ابتدا اللہ کی تعظیم و تنزیہ سے ہوگی اور کلام کا اختتام اس کی حمد و ثنا پر ہوگا۔

ف۲۰ یعنی اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کی بد دعائیں جیسے کہ وہ غضب کے وقت اپنے لیے اور اپنے اہل و اولاد و مال کے لیے کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہم ہلاک ہو جائیں خدا ہمیں غارت کرے برباد کرے اور ایسے کلمے ہی اپنی اولاد و اقارب کے لیے کہہ گزرتے ہیں جسے ہندی میں کوسنا کہتے ہیں اگر وہ دُعا ایسی جلدی قبول کر لی جاتی جیسی جلدی وہ دُعائے خیر کے قبول ہونے میں چاہتے ہیں تو ان لوگوں کا خاتمہ ہو چکا ہوتا اور وہ کب کے ہلاک ہو گئے ہوتے لیکن اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے کرم سے دعائے خیر قبول فرمانے میں جلدی کرتا ہے دعائے بد کے قبول میں نہیں یہ اس کی رحمت ہے شانِ نزول نضر بن حارث نے کہا تھا یاربّ یہ دین یعنی اسلام اگر تیرے نزدیک حق ہے تو ہمارے اوپر آسمان سے پتھر برسا اس پر یہ آیۂ کریمہ نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ کافروں کے لیے عذاب میں جلدی فرماتا جیسا کہ ان کے لیے مال و اولاد وغیرہ دنیا کی بھلائی دینے میں جلدی فرمائی تو وہ سب ہلاک ہو چکے ہوتے۔

ف۲۱ اور ہم انھیں مہلت دیتے ہیں اور ان کے عذاب میں جلدی نہیں فرماتے۔

ف۲۲ یہاں آدمی سے کافر مراد ہے۔

ف۲۳ ہر حال میں اور جب تک اس کی تکلیف نہ ٹل نہ ہو دُعا میں مشغول رہتا ہے۔

ف۲۴ اپنے پہلے طریقہ پر اور وہی کُفر کی راہ اختیار کرتا ہے اور تکلیف کے وقت بھول جاتا ہے۔

ف۲۵ یعنی کافروں کو۔

ف۲۶ مقصد یہ ہے کہ انسان بلا کے وقت بہت ہی بے صبرا ہے اور راحت کے وقت نہایت ناشکرا جب تکلیف پہنچتی ہے تو کھڑے لیٹے بیٹھے ہر حال میں دُعا کرتا ہے، جب اللہ تکلیف دور کر دے تو شکر بجا نہیں لاتا اور اپنی حالتِ سابقہ کی طرف لوٹ جاتا ہے یہ حال غافل کا ہے مومن عاقل کا حال اس کے خلاف ہے وہ مصیبت و بلا پر صبر کرتا ہے راحت و آسائش میں شُکر کرتا ہے تکلیف و راحت کے جملہ احوال میں اللہ تعالیٰ کے حضور تضرع و زاری اور دُعا کرتا ہے اور ایک مقام اس سے بھی اعلیٰ ہے جو مومنوں میں بھی مخصوص بندوں کو حاصل ہے کہ جب کوئی مصیبت و بلا آتی ہے اس پر صبر کرتے ہیں قضائے الٰہی پر دل سے راضی رہتے ہیں اور جمیع احوال پر شکر کرتے ہیں ف۲۷ یعنی امتیں ف۲۸ اور کفر میں مبتلا ہوئے ف۲۹ جو ان کے صدق کی بہت واضح دلیلیں تھیں لیکن انھوں نے نہ مانا اور انبیاء کی تصدیق نہ کی ف۳۰ تاکہ تمہارے ساتھ تمہارے عمل کے لائق معاملہ فرمائیں ف۳۱ جن میں ہماری توحید اور بُت پرستی کی برائی اور بُت پرستوں کی سزا کا بیان ہے ف۳۲ اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔

ف۳۳ جس میں بتوں کی برائی نہ ہو ف۳۴ شانِ نزول کفار کی ایک جماعت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہم آپ پر ایمان لے آئیں تو آپ اس قرآن کے سوا دوسرا قرآن لائیے جس میں لات عزٰی منات وغیرہ بتوں کی برائی اور ان کی عبادت کو چھوڑنے کا حکم نہ ہو اور اگر اللہ ایسا قرآن نازل نہ کرے تو آپ اپنی طرف سے بنا لیجئے یا اسی قرآن کو بدل کر ہماری مرضی کے مطابق کر دیجئے تو ہم ایمان لے آئیں گے ان کا یہ کلام یا تو بطریق تمسخر اور استہزاء تھا یا انہوں نے تجربہ و امتحان کے لیے ایسا کہا تھا کہ اگر یہ دوسرا قرآن بنا لائیں یا اس کو بدل دیں تو ثابت ہو جائیگا کہ قرآن کلام ربانی نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ اس کا یہ جواب دیں جو آیت میں مذکور ہوتا ہے

هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ ؕ قُلْ مَا یَكُوْنُ لِیْۤ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِیْ ۚ

آیے ف۳۳ یا اسی کو بدل دیجئے ف۳۴ تم فرماؤ مجھے نہیں پہنچتا کہ میں اسے اپنی طرف سے بدل دوں میں تو اسی کا تابع

اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰۤی اِلَیَّ ۚ اِنِّیْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ

ہوں جو میری طرف وحی ہوتی ہے ف۳۵ میں اگر اپنے رب کی نافرمانی کروں ف۳۶ تو مجھے بڑے

عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۵﴾ قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَیْكُمْ وَ

دن کے عذاب کا ڈر ہے ف۳۷ تم فرماؤ اگر اللہ چاہتا تو میں اسے تم پر نہ پڑھتا نہ وہ تم کو اس

لَاۤ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِیْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۶﴾

سے خبردار کرتا ف۳۸ تو میں اس سے پہلے تم میں اپنی ایک عمر گزار چکا ہوں ف۳۹ تو کیا تمہیں عقل نہیں ف۴۰

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰیٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا

تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے ف۴۱ یا اس کی آیتیں جھٹلائے بیشک مجرموں

یُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَ یَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَضُرُّهُمْ

کا بھلا نہ ہوگا اور اللہ کے سوا ایسی چیز ف۴۲ کو پوجتے ہیں جو ان کا کچھ بھلا

وَ لَا یَنْفَعُهُمْ وَ یَقُوْلُوْنَ هٰۤؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ قُلْ

نہ کرے اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے یہاں ہمارے سفارشی ہیں ف۴۳ تم فرماؤ

اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا یَعْلَمُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِی الْاَرْضِ ؕ سُبْحٰنَهٗ

کیا اللہ کو وہ بات بتاتے ہو جو اس کے علم میں نہ آسمانوں میں ہے نہ زمین میں ف۴۴ اسے پاکی

وَ تَعٰلٰى عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَ مَا كَانَ النَّاسُ اِلَّاۤ اُمَّةً وَّاحِدَةً

اور برتری ہے ان کے شرک سے اور لوگ ایک ہی امت تھے ف۴۵

فَاخْتَلَفُوْا ؕ وَ لَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِیَ بَیْنَهُمْ فِیْمَا

پھر مختلف ہوئے اور اگر تیرے رب کی طرف سے ایک بات پہلے نہ ہو چکی ہوتی ف۴۶ تو یہیں ان کے اختلافوں

فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ یَقُوْلُوْنَ لَوْ لَاۤ اُنْزِلَ عَلَیْهِ اٰیَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ

کا ان پر فیصلہ ہو گیا ہوتا ف۴۷ اور کہتے ہیں ان پر ان کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں اتری ف۴۸

ف۳۵ میں اس میں کوئی تغییر تبدیل کمی بیشی نہیں کر سکتا، یہ میرا کلام نہیں کلام الٰہی ہے ف۳۶ یا اس کی کتاب کے احکام کو بدلوں۔

ف۳۷ اور دوسرا قرآن بنانا انسان کی مقدرت ہی سے باہر ہے اور خلق کا اس سے عاجز ہونا خوب ظاہر ہو چکا۔

ف۳۸ یعنی اس کی تلاوت محض اللہ کی مرضی سے ہے۔

ف۳۹ اور چالیس سال تم میں رہا ہوں اس زمانہ میں تمہارے پاس کچھ نہیں لایا اور میں نے تمھیں کچھ نہیں سنایا تم نے میرے احوال کا خوب مشاہدہ کیا ہے میں نے کسی سے ایک حرف نہیں پڑھا۔ کسی کتاب کا مطالعہ نہ کیا اس کے بعد یہ کتاب عظیم لایا جس کے حضور ہر ایک کلام فصیح پست اور بے حقیقت ہو گیا اس کتاب میں نفیس علوم ہیں اصول و فروع کا بیان ہے احکام و آداب میں مکارم اخلاق کی تعلیم ہے غیبی خبریں ہیں اس کی فصاحت و بلاغت نے ملک بھر کے فصحاء و بلغاء کو عاجز کر دیا ہے۔ ہر صاحب عقل سلیم کے لیے یہ بات اظہر من الشمس ہو گئی ہے کہ یہ بغیر وحی الٰہی کے ممکن ہی نہیں۔

ف۴۰ کہ اتنا سمجھ سکو کہ یہ قرآن اللہ کی طرف سے ہے مخلوق کی قدرت میں نہیں کہ اس کی مثل بنا سکے۔

ف۴۱ اس کے لیے شریک بتائے۔ ف۴۲ بت

ف۴۳ یعنی دنیوی امور میں کیونکہ آخرت اور مرنے کے بعد اٹھنے کا تو وہ اعتقاد ہی نہیں رکھتے۔

ف۴۴ یعنی اس کا وجود ہی نہیں کیونکہ جو چیز موجود ہے وہ ضرور علم الٰہی میں ہے ف۴۵ ایک دین اسلام پر جیسا کہ زمانہ آدم علیہ السلام میں قابیل کے ہابیل کو قتل کرنے کے وقت تک حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی ذریت ایک ہی دین پر تھے اس کے بعد ان میں اختلاف ہوا اور ایک قول یہ ہے کہ زمانہ نوح علیہ السلام تک ایک دین پر رہے پھر اختلاف ہوا تو حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ مبعوث فرمائے گئے ایک قول یہ ہے کہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کشتی سے اترنے کے وقت سب لوگ ایک دین اسلام پر تھے ایک قول یہ ہے کہ عہد ابراہیم سے سب لوگ ایک دین پر تھے یہاں تک کہ عمرو بن لحی نے دین کو متغیر کیا اس تقدیر پر اَلنَّاسُ سے مراد خاص عرب ہونگے ایک قول یہ ہے کہ لوگ ایک دین پر تھے یعنی کفر پر پھر اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو بھیجا تو بعض ان میں سے ایمان لائے اور بعض علماء نے کہا کہ معنی یہ ہیں کہ لوگ اول خلقت میں فطرۃ سلیمہ پر تھے پھر ان میں اختلافات ہوئے حدیث شریف میں ہے ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی بناتے ہیں یا نصرانی بناتے ہیں یا مجوسی بناتے ہیں اور حدیث میں فطرۃ سے فطرۃ اسلام مراد ہے ف۴۶ اور ہر امت کے لیے ایک میعاد معین نہ کر دی گئی ہوتی یا جزاء اعمال قیامت تک مؤخر نہ فرمائی گئی۔ ف۴۷ نزول عذاب سے

ف۴۸ اہل باطل کا طریقہ ہے کہ جب ان کے خلاف برہان قوی قائم ہوتی ہے اور وہ جواب سے عاجز ہو جاتے ہیں تو اس برہان کا ذکر اس طرح چھوڑ دیتے ہیں جیسے کہ وہ پیش ہی نہیں ہوئی اور یہ کہا کرتے ہیں کہ دلیل لاؤ دلیل لاؤ تاکہ سننے والے اس مغالطہ میں پڑ جائیں کہ ان کے مقابل اب تک کوئی دلیل ہی نہیں قائم کی گئی ہے اس طرح کفار نے حضور کے معجزات اور بالخصوص قرآن کریم معجزہ عظیمہ ہے اس کی طرف سے آنکھیں بند کر کے یہ کہنا شروع کیا کہ کوئی نشانی کیوں نہیں اتری گویا کہ معجزات انھوں نے دیکھے ہی نہیں اور قرآن پاک کو وہ نشانی شمار ہی نہیں کرتے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا کہ آپ فرما دیجئے کہ غیب تو اللہ کے لیے ہے اب راستہ دیکھو میں بھی تمہارے ساتھ راہ دیکھ رہا ہوں تقریر کا جواب یہ ہے کہ دلالت قاہرہ اس پر قائم ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن پاک کا

ظاہر ہونا بہت ہی عظیم الشان معجزہ ہے، کیونکہ حضور ان میں پیدا ہوئے ان کے درمیان حضور بڑھے تمام زمانہ حضورؐ کے ان کی آنکھوں کے سامنے گزرے

فَقُلْ اِنَّمَا الْغَیْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْا اِنِّیْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ ﴿۲۰﴾

تم فرماؤ غیب تو اللہ کے لیے ہے اب راستہ دیکھو میں بھی تمہارے ساتھ راہ دیکھ رہا ہوں

وَ اِذَاۤ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ اِذَا لَهُمْ

اور جبکہ ہم آدمیوں کو رحمت کا مزہ دیتے ہیں کسی تکلیف کے بعد جو انھیں پہنچی تھی جبھی وہ ہماری

مَّكْرٌ فِیْۤ اٰیَاتِنَا ؕ قُلِ اللّٰهُ اَسْرَعُ مَكْرًا ؕ اِنَّ رُسُلَنَا یَكْتُبُوْنَ مَا

آیتوں کے ساتھ داؤں چلتے ہیں ۴۹ تم فرماؤ اللہ کی خفیہ تدبیر سب سے جلد ہو جاتی ہے ۵۰ بیشک ہمارے

تَمْكُرُوْنَ ﴿۲۱﴾ هُوَ الَّذِیْ یُسَیِّرُكُمْ فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ ؕ حَتّٰۤی اِذَا كُنْتُمْ

فرشتے تمہارے مکر لکھ رہے ہیں ۵۱ وہی ہے کہ تمھیں خشکی اور تری میں چلاتا ہے ۵۲ یہاں تک کہ جب تم کشتی

فِی الْفُلْكِ ۚ وَ جَرَیْنَ بِهِمْ بِرِیْحٍ طَیِّبَةٍ وَّ فَرِحُوْا بِهَا جَآءَتْهَا

میں ہو اور وہ ۵۳ اچھی ہوا سے انھیں لے کر چلیں اور اس پر خوش ہوئے ۵۴

رِیْحٌ عَاصِفٌ وَّ جَآءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّ ظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ

ان پر آندھی کا جھونکا آیا اور ہر طرف لہروں نے انھیں آلیا اور سمجھ لیے کہ ہم گھیر

اُحِیْطَ بِهِمْ ۙ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۚ۬ لَئِنْ اَنْجَیْتَنَا

گئے اس وقت اللہ کو پکارتے ہیں نرے اس کے بندے ہو کر کہ اگر تو اس سے ہمیں بچا

مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِیْنَ ﴿۲۲﴾ فَلَمَّاۤ اَنْجٰىهُمْ اِذَا هُمْ یَبْغُوْنَ

لیگا تو ہم ضرور شکر گزار ہوں گے ۵۵ پھر جب اللہ انھیں بچا لیتا جبھی وہ زمین میں

فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ ؕ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْیُكُمْ عَلٰۤی اَنْفُسِكُمْ ۙ

ناحق زیادتی کرنے لگتے ہیں ۵۶ اے لوگو تمہاری زیادتی تمہارے ہی جانوں کا وبال ہے۔

مَّتَاعَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ؗ ثُمَّ اِلَیْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۳﴾

دنیا کے جیتے جی برت لو پھر تمھیں ہماری طرف پھرنا ہے اس وقت ہم تمھیں جتادینگے جو تمہارے کوتک تھے

اِنَّمَا مَثَلُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ

۵۷ دنیا کی زندگی کی کہاوت تو ایسی ہی ہے جیسے وہ پانی کہ ہم نے آسمان سے اتارا تو اس کے سبب زمین سے

وہ خوب جانتے ہیں کہ آپ نے نہ کسی کتاب کا مطالعہ کیا نہ کسی استاد کی شاگردی کی یکبارگی قرآن کریم آپ پر ظاہر ہوا اور ایسی بے مثال اعلیٰ ترین کتاب کا ایسی شان کے ساتھ نزول بغیر وحی کے ممکن ہی نہیں یہ قرآن کریم کے معجزۂ قاہرہ ہونے کی برہان ہے اور جب ایسی قوی برہان قائم ہے تو اثبات نبوّت کے لیے کسی دوسری نشانی کا طلب کرنا قطعاً غیر ضروری ہے ایسی حالت میں اس نشانی کا نازل کرنا نہ کرنا اللہ تعالیٰ کی مشیت پر ہے چاہے کرے چاہے نہ کرے تو یہ امر غیب ہوا اور اس کے لیے انتظار لازم آیا کہ اللہ کیا کرتا ہے لیکن وہ یہ غیر ضروری نشانی جو کفار نے طلب کی ہے نازل فرمائے یا نہ فرمائے نبوّت ثابت ہو چکی اور رسالت کا ثبوت قاہرہ معجزات سے کمال کو پہنچ چکا۔

۴۹ اہل مکہ پر اللہ تعالیٰ نے قحط مسلط کیا جس کی مصیبت میں وہ سات برس گرفتار رہے یہاں تک کہ قریب ہلاکت کے پہنچے پھر اس نے رحم فرمایا بارش ہوئی زمینیں سرسبز ہوئیں تو اگرچہ اس تکلیف و راحت دونوں میں قدرت کی نشانیاں تھیں اور تکلیف کے بعد راحت بڑی عظیم نعمت تھی اس پر شکر لازم تھا مگر بجائے اس کے وہ پند پذیر نہ ہوئے اور فساد و کفر کی طرف پلٹے۔

۵۰ اور اس کا عذاب دیر نہیں کرتا۔

۵۱ اور تمہاری خفیہ تدبیریں کاتب اعمال فرشتوں پر بھی مخفی نہیں ہیں تو اللہ علیم و خبیر سے کیسے چھپ سکتی ہے

۵۲ اور تمھیں قطع مسافت کی قدرت دیتا ہے خشکی میں تم پیادہ اور سوار منزلیں طے کرتے ہو اور دریاؤں میں کشتیوں اور جہازوں سے سفر کرتے ہو وہ تمھیں خشکی اور تری دونوں میں اسباب سیر عطا فرماتا ہے۔

۵۳ یعنی کشتیاں۔

۵۴ کہ ہوا موافق ہے اچانک۔

۵۵ تیری نعمتوں کے تجھ پر ایمان لاکر اور خاص تیری عبادت کر کے۔

۵۶ اور وعدہ کے خلاف کر کے کفر و معصیت میں مبتلا ہوتے ہیں۔ ۵۷ اور ان کی تمھیں جزا دیں گے۔

نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذَتِ

اُگنے والی چیزیں سب گھنی ہو کر نکلیں جو کچھ آدمی اور چوپائے کھاتے ہیں ف۵۸ یہاں تک کہ جب زمین

الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَاۤ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَاۤ ۙ

نے اپنا سنگار لے لیا ف۵۹ اور خوب آراستہ ہو گئی اور اس کے مالک سمجھے کہ یہ ہمارے بس میں آ گئی

اَتٰىهَاۤ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ

ف۶۰ ہمارا حکم اس پر آیا رات میں یا دن میں ف۶۱ تو ہم نے اُسے کر دیا کاٹی ہوئی گویا کل تھی ہی نہیں

بِالْاَمْسِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَاللّٰهُ يَدْعُوْۤا

ف۶۲ ہم یوں ہی آیتیں مفصل بیان کرتے ہیں غور کرنے والوں کے لیے ف۶۳ اور اللہ سلامتی

اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ؕ وَيَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۵﴾ لِلَّذِيْنَ

کے گھر کی طرف پکارتا ہے ف۶۴ اور جسے چاہے سیدھی راہ چلاتا ہے ف۶۵ بھلائی والوں

اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ؕ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ؕ

کے لیے بھی بھلائی ہے اور اس سے بھی زاید ف۶۶ اور ان کے منہ پر نہ چڑھے گی سیاہی اور نہ خواری

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ

ف۶۷ وہی جنت والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور جنھوں نے برائیاں کمائیں ف۶۸

جَزَآءُ سَيِّئَةٍ ۢ بِمِثْلِهَا ۙ وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ

تو برائی کا بدلہ اسی جیسا ف۶۹ اور ان پر ذلت چڑھے گی انھیں اللہ سے بچانے والا کوئی نہ

عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَاۤ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ؕ

ہوگا گویا ان کے چہروں پر اندھیری رات کے ٹکڑے چڑھا دیئے ہیں ف۷۰

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا

وہی دوزخ والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور جس دن ہم ان سب کو اٹھائیں گے

ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ اَنْتُمْ وَشُرَكَآؤُكُمْ ۚ فَزَيَّلْنَا

ف۷۱ پھر مشرکوں سے فرمائیں گے اپنی جگہ رہو تم اور تمہارے شریک ف۷۲ تو ہم انھیں مسلمانوں سے جدا

ف۵۸ غلے اور پھل اور سبزہ ف۵۹ خوب پھولی پھلی سرسبز و شاداب ہوئی ف۶۰ کہ کھیتیاں تیار ہو گئیں پھل رسیدہ ہو گئے ایسے وقت ف۶۱ یعنی اچانک ہمارا عذاب آیا خواہ بجلی گرنے کی شکل میں یا اولے برسنے یا آندھی چلنے کی صورت میں ف۶۲ یہ ان لوگوں کے حال کی ایک تمثیل ہے جو دنیا کے شیفتہ ہیں اور آخرت کی انھیں کچھ پروا نہیں اس میں بہت دلپذیر طریقہ پر خاطر گزیں کیا گیا ہے کہ دنیوی زندگانی امیدوں کا سبز باغ ہے اس میں عمر کھو کر جب آدمی اس غایت پر پہنچتا ہے۔ جہاں اس کو حصول مراد کا اطمینان ہو اور وہ کامیابی کے نشہ میں مست ہو اچانک اس کو موت پہنچتی ہے اور وہ تمام نعمتوں اور لذتوں سے محروم ہو جاتا ہے قتادہ نے کہا کہ دنیا کا طلبگار جب بالکل بے فکر ہوتا ہے اس وقت اس پر عذاب الٰہی آتا ہے اور اس کا تمام سرو سامان جس سے اس کی امیدیں وابستہ تھیں غارت ہو جاتا ہے۔

ف۶۳ تاکہ وہ نفع حاصل کریں اور ظلماتِ شکوک و اوہام سے نجات پائیں اور دنیائے ناپائیدار کی بے ثباتی سے باخبر ہوں۔ ف۶۴ دنیا کی بے ثباتی بیان فرمانے کے بعد دارِ باقی کی طرف دعوت دی قتادہ نے کہا کہ دارالسلام جنت ہے یہ اللہ کا کمال رحمت و کرم ہے کہ اپنے بندوں کو جنت کی دعوت دی ف۶۵ سیدھی راہ دین اسلام ہے بخاری کی حدیث میں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فرشتے حاضر ہوئے آپ خواب میں تھے ان میں سے بعض نے کہا کہ آپ خواب میں ہیں اور بعضوں نے کہا کہ آنکھیں خواب میں ہیں دل بیدار ہے بعض کہنے لگے کہ ان کی کوئی مثال بیان کرو تو انھوں نے کہا جس طرح کسی شخص نے ایک مکان بنایا اور اس میں طرح طرح کی نعمتیں مہیا کیں اور ایک بلانے والے کو بھیجا کہ لوگوں کو بلائے جس نے اس بلانے والے کی اطاعت کی اس مکان میں داخل ہوا اور ان نعمتوں کو کھایا پیا اور جس نے بلانے والے کی اطاعت نہ کی وہ نہ مکان میں داخل ہو سکا نہ کچھ کھا سکا پھر وہ کہنے لگے کہ اس مثال کی تطبیق کرو کہ سمجھ میں آئے تطبیق یہ ہے کہ مکان جنت ہے داعی محمد ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے ان کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی جس نے ان کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔

ف۶۶ بھلائی والوں سے اللہ کے فرمانبردار بندے مومنین مراد ہیں اور یہ جو فرمایا کہ ان کے لیے بھلائی ہے اس بھلائی سے جنت مراد ہے اور زیارت اس پر دیدار الٰہی ہے مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ جنتیوں کے جنت میں داخل ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم چاہتے ہو کہ تم پر اور زیادہ عنایت کروں وہ عرض کریں گے یارب کیا تو نے ہمارے چہرے سفید نہیں کیے کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں فرمایا کیا تو نے ہمیں دوزخ سے نجات نہیں دی۔ حضور نے فرمایا پھر پردہ اٹھا دیا جائے گا تو دیدار الٰہی انھیں ہر نعمت سے زیادہ پیارا ہوگا صحاح کی بہت حدیثیں یہ ثابت کرتی ہیں کہ زیادۃ سے آیت میں دیدار الٰہی مراد ہے ف۶۷ کہ یہ بات جہنم والوں کے لیے ہے ف۶۸ یعنی کفر و معاصی میں مبتلا ہوئے ف۶۹ ایسا نہیں کہ جیسے نیکیوں کا ثواب دس گنا اور سات سو گنا کیا جاتا ہے ایسے ہی بدیوں کا عذاب بھی بڑھا دیا جائے بلکہ جتنی بدی ہوگی اتنا ہی عذاب کیا جائے گا ف۷۰ یہ حال ہوگا ان کی روسیاہی کا خدا کی پناہ ف۷۱ اور تمام خلق کو موقف حساب میں جمع کریں گے ف۷۲ یعنی وہ بت جن کو تم پوجتے تھے۔

بَيْنَهُمْ وَقَالَ شُرَكَآؤُهُمْ مَّا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۸﴾ فَكَفٰى بِاللّٰهِ

کردیں گے اور اُن کے شریک ان سے کہیں گے تم ہمیں کب پوجتے تھے ف۷۳ تو اللہ گواہ کافی ہے

شَهِيْدًۢا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغٰفِلِيْنَ ﴿۲۹﴾ هُنَالِكَ تَبْلُوْا

ہم میں اور تم میں کہ ہمیں تمہارے پوجنے کی خبر بھی نہ تھی یہاں ہر جان

كُلُّ نَفْسٍ مَّاۤ اَسْلَفَتْ وَرُدُّوْۤا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُمْ

جانچ لے گی جو آگے بھیجا ف۷۴ اور اللہ کی طرف پھیرے جائیں گے جو اُن کا سچا مولیٰ ہے اور اس

مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۳۰﴾ قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ

کی ساری بناوٹیں ف۷۵ ان سے گم ہوجائیں گی ف۷۶ تم فرماؤ تمہیں کون روزی دیتا ہے آسمان اور زمین سے ف۷۷ یا کون

يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ

مالک ہے کان اور آنکھوں کا ف۷۸ اور کون نکالتا ہے زندہ کو مُردے سے اور نکالتا ہے مردہ

الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ اَفَلَا

کو زندہ سے ف۷۹ اور کون تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے تو اب کہیں گے کہ اللہ ف۸۰ تو تم

تَتَّقُوْنَ ﴿۳۱﴾ فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۚ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ ۚۖ

فرماؤ تو کیوں نہیں ڈرتے ف۸۱ تو یہ اللہ ہے تمہارا سچا رب ف۸۲ پھر حق کے بعد کیا ہے مگر گمراہی ف۸۳

فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ﴿۳۲﴾ كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ

پھر کہاں پھرے جاتے ہو یوں ہی ثابت ہوچکی ہے تیرے ربّ کی بات فاسقوں پر

فَسَقُوْۤا اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۳﴾ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّبْدَؤُا

ف۸۴ تو وہ ایمان نہیں لائیں گے تم فرماؤ تمہارے شریکوں میں ف۸۵ کوئی ایسا ہے کہ

الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ قُلِ اللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ فَاَنّٰى

اوّل بنائے پھر فنا کے بعد دوبارہ بنائے ف۸۶ تم فرماؤ اللہ اوّل بناتا ہے پھر فنا کے بعد دوبارہ بنائے گا تو کہاں

تُؤْفَكُوْنَ ﴿۳۴﴾ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّهْدِيْۤ اِلَى الْحَقِّ ؕ

اوندھے جاتے ہو ف۸۷ تم فرماؤ تمہارے شریکوں میں کوئی ایسا ہے کہ حق کی راہ دکھائے ف۸۸

ف۷۳ روز قیامت ایک ساعت ایسی شدت کی ہوگی کہ بُت اپنے پجاریوں کے پوجا کا انکار کردیں گے اور اللہ کی قسم کھا کر کہیں گے کہ ہم نہ سنتے تھے نہ دیکھتے تھے نہ جانتے تھے نہ سمجھتے تھے کہ تم ہمیں پوجتے ہو اس پر بُت پرست کہیں گے کہ اللہ کی قسم ہم تمہیں کو پوجتے تھے تو بُت کہیں گے۔

ف۷۴ یعنی اس موقف میں سب کو معلوم ہوجائے گا کہ انھوں نے پہلے جو عمل کیے تھے وہ کیسے تھے اچھے یا بُرے مُضر یا مفید۔

ف۷۵ بتوں کو خدا کا شریک بنانا اور معبود ٹھہرانا۔

ف۷۶ اور باطل و بے حقیقت ثابت ہوں گی۔

ف۷۷ آسمان سے مینہ برسا کر اور زمین سے سبزہ اگا کر

ف۷۸ اور یہ حواس تمہیں کس نے دیئے ہیں۔ کس نے یہ عجائب تمہیں عنایت کیے ہیں مدتوں انہیں کون محفوظ رکھتا ہے۔

ف۷۹ انسان کو نطفہ سے اور نطفہ کو انسان سے پرند کو انڈے سے اور انڈے کو پرند سے مومن کو کافر سے اور کافر کو مومن سے عالم کو جاہل سے اور جاہل کو عالم سے۔

ف۸۰ اور اس کی قدرت کاملہ کا اعتراف کریں گے اور اس کے سوا کچھ چارہ نہ ہوگا۔

ف۸۱ اس کے عذاب سے اور کیوں بتوں کو پوجتے اور ان کو معبود بناتے ہو باوجودیکہ وہ کچھ قدرت نہیں رکھتے۔

ف۸۲ جس کی ایسی قدرت کاملہ ہے۔

ف۸۳ یعنی جب ایسے براہین واضحہ اور دلائل قطعیہ سے ثابت ہوگیا کہ مستحق عبادت صرف اللہ ہے تو ماسوا اس کے سب باطل و ضلال ہے اور جب تم نے اس کی قدرت کو پہچان لیا اور اس کی کارسازی کا اعتراف کرلیا تو۔

ف۸۴ جو کفر میں راسخ ہوگئے اور ربّ کی بات سے مراد یا قضائے الٰہی ہے یا اللہ تعالیٰ کا ارشاد لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ الآیۃ۔

ف۸۵ جنھیں اے مشرکین تم معبود ٹھہراتے ہو۔

ف۸۶ اس کا جواب ظاہر ہے کہ کوئی ایسا نہیں کیونکہ مشرکین بھی یہ جانتے ہیں کہ پیدا کرنے والا اللہ ہی ہے لہٰذا اے مصطفےٰ صلی اللہ علیک وسلم۔

ف۸۷ اور ایسی روشن دلیلیں قائم ہونے کے بعد راہ راست سے منحرف ہوتے ہو۔

ف۸۸ حجتیں اور دلائل قائم کر کے رسول بھیج کر کتابیں نازل فرما کر مکلفین کو عقل و نظر عطا فرما کر اس کا واضح جواب یہ ہے کہ کوئی نہیں تو اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)

ف۸۹ جیسے کہ تمھارے بُت ہیں کہ کسی جگہ جا نہیں سکتے، جب تک کہ کوئی اٹھائے جانے والا انھیں اُٹھا کر نہ لے جائے اور نہ کسی چیز کی حقیقت کو سمجھیں اور راہِ حق کو پہچانیں

قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ ؕ اَفَمَنْ يَّهْدِيْۤ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ

تم فرماؤ کہ اللہ حق کی راہ دکھاتا ہے تو کیا جو حق کی راہ دکھائے اس کے حکم پر چلنا چاہیے یا اس

يُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْۤ اِلَّاۤ اَنْ يُّهْدٰى ۚ فَمَا لَكُمْ ۫ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۵﴾

کی جو خود ہی راہ نہ پائے، جب تک راہ نہ دکھایا جائے ف۸۹ تو تمھیں کیا ہوا کیسا حکم لگاتے ہو

وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا ؕ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ؕ

اور ان ف۹۰ میں اکثر تو نہیں چلتے مگر گمان پر ف۹۱ بیشک گمان حق کا کچھ کام نہیں دیتا

اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى

بیشک اللہ ان کے کاموں کو جانتا ہے اور اس قرآن کی یہ شان نہیں کہ کوئی اپنی طرف سے

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ

بنالے بے اللہ کے اتارے ف۹۲ ہاں وہ اگلی کتابوں کی تصدیق ہے ف۹۳ اور لوح میں جو کچھ لکھا ہے

الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۷﴾ ۫ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ

سب کی تفصیل ہے اس میں کچھ شک نہیں ہے، پروردگار عالم کی طرف سے ہے کیا یہ کہتے ہیں ف۹۴ کہ انھوں نے

قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

اسے بنالیا ہے تم فرماؤ ف۹۵ تو اس جیسی کوئی ایک سورۃ لے آؤ اور اللہ کو چھوڑ کر جو مل سکیں سب کو بلا لاؤ ف۹۶

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۸﴾ بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا بِعِلْمِهٖ وَلَمَّا

اگر تم سچے ہو بلکہ اسے جھٹلایا جس کے علم پر قابو نہ پایا ف۹۷ اور ابھی انہوں

يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ كَيْفَ

نے اس کا انجام نہیں دیکھا ف۹۸ ایسے ہی ان سے اگلوں نے جھٹلایا تھا ف۹۹ تو دیکھو ظالموں کا کیسا

كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۹﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ

انجام ہوا ف۱۰۰ اور ان ف۱۰۱ میں کوئی اس ف۱۰۲ پر ایمان لاتا ہے اور ان

لَّا يُؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِيْنَ ﴿۴۰﴾ وَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ

میں کوئی اس پر ایمان نہیں لاتا ہے اور تمھارا رب مفسدوں کو خوب جانتا ہے ف۱۰۳ اور اگر وہ تمھیں جھٹلائیں ف۱۰۴ تو

بغیر اس کے کہ اللہ تعالیٰ انھیں زندگی عقل اور ادراک دے تو جب ان کی مجبوری کا یہ عالم ہے تو وہ دوسروں کو کیا راہ بتا سکیں ایسوں کو معبود بنانا ان کا مطیع بننا کتنا باطل اور بے ہودہ ہے۔

ف۹۰ مشرکین

ف۹۱ جس کی ان کے پاس کوئی دلیل نہیں نہ اس کی صحت کا جزم ویقین شک میں پڑے ہوئے ہیں اور یہ گمان کرتے ہیں کہ پہلے لوگ بھی بت پرستی کرتے تھے انھوں نے کچھ تو سمجھا ہوگا۔

ف۹۲ کفارِ مکہ نے یہ وہم کیا تھا کہ قرآن کریم سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بنا لیا ہے اس آیت میں ان کا یہ وہم دفع فرمایا گیا کہ قرآنِ کریم ایسی کتاب ہی نہیں جس کی نسبت تردد ہو سکے اس کی مثال بنانے سے ساری مخلوق عاجز ہے تو یقیناً وہ اللہ کی نازل فرمائی ہوئی کتاب ہے۔

ف۹۳ توریت وانجیل وغیرہ کی۔

ف۹۴ کفار سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت۔

ف۹۵ اگر تمھارا یہ خیال ہے تو تم بھی عرب ہو فصاحت وبلاغت کے دعوے دار ہو۔ دنیا میں کوئی انسان ایسا نہیں جس کے کلام کے مقابل کلام بنانے کو تم ناممکن سمجھتے ہو اگر تمھارے گمان میں یہ انسانی کلام ہے۔

ف۹۶ اور ان سے مدد لو اور سب مل کر قرآن جیسی ایک سورۃ تو بناؤ۔

ف۹۷ یعنی قرآن پاک کو سمجھنے اور جاننے کے بغیر انھوں نے اس کی تکذیب کی اور یہ کمال جہل ہے کہ کسی شے کو جانے بغیر اس کا انکار کیا جائے قرآن کریم کا ایسے علوم پر مشتمل ہونا جن کا مدعیانِ علم وخرد احاطہ نہ کر سکیں اس کتاب کی عظمت وجلالت ظاہر کرتا ہے تو ایسی اعلیٰ علوم والی کتاب کو ماننا چاہیئے تھا نہ کہ اس کا انکار کرنا۔

ف۹۸ یعنی اس عذاب کو جس کی قرآن پاک میں وعیدیں ہیں

ف۹۹ عناد سے اپنے رسولوں کو بغیر اس کے کہ ان کے معجزات اور آیات دیکھ کر نظر وتدبر سے کام لیتے۔

ع ۹

ف۱۰۰ اور پہلی امتیں اپنے انبیا کو جھٹلا کر کیسے کیسے عذابوں میں مبتلا ہوئیں تو اے سیدِ انبیاء (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کی تکذیب کرنے والوں کو ڈرنا چاہیئے ف۱۰۱ اہل مکہ ف۱۰۲ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا قرآن کریم ف۱۰۳ جو عناد سے ایمان نہیں لاتے اور کفر پر مصر رہتے ہیں ف۱۰۴ اے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کی راہ پر آنے اور حق وہدایت قبول کرنے کی امید منقطع ہو جائے۔

ف۱۰۵ ہر ایک اپنے عمل کی جزا پائے گا ف۱۰۶ کسی کے عمل پر دوسرا ماخوذ نہ ہوگا جو پکڑا جائے گا خود اپنے عمل پر پکڑا جائے گا یہ فرمانا بطور زجر کے ہے کہ تم نصیحت نہیں مانتے اور ہدایت قبول نہیں کرتے تو اس کا وبال خود تم پر ہوگا، کسی دوسرے کا اس سے ضرر نہیں ف۱۰۷ اور آپ سے قرآن پاک اور احکام دین سنتے ہیں اور بغض و عداوت کی وجہ سے دل میں جگہ نہیں دیتے اور قبول نہیں کرتے تو یہ سننا بے کار ہے اور وہ ہدایت سے نفع نہ پانے میں بہروں کی مثل ہیں ف۱۰۸ اور وہ نہ حواس سے کام لیں نہ عقل سے ف۱۰۹ اور دلائل صدق اور اعلام نبوت کو

لِيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ ۚ اَنْتُمْ بَرِيْٓـــُٔوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِيْٓءٌ

فرمادو کہ میرے لیے میری کرنی اور تمھارے لیے تمہاری کرنی ف۱۰۵ تمھیں میرے کام سے علاقہ نہیں اور مجھے تمھارے

مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ ؕ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ

کام سے تعلق نہیں ف۱۰۶ اور ان میں کوئی وہ ہیں جو تمہاری طرف کان لگاتے ہیں ف۱۰۷ تو کیا تم بہروں کو سنا دو

الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ اِلَيْكَ ؕ اَفَاَنْتَ

گے اگرچہ انھیں عقل نہ ہو ف۱۰۸ اور ان میں کوئی تمہاری طرف تکتا ہے ف۱۰۹ کیا تم

تَهْدِي الْعُمْيَ وَلَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ

اندھوں کو راہ دکھا دوگے اگرچہ وہ نہ سوجھیں بیشک اللہ لوگوں پر کچھ ظلم

النَّاسَ شَيْـــًٔا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ

نہیں کرتا ف۱۱۰ ہاں لوگ ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں ف۱۱۱ اور جس دن انھیں اٹھائیگا

كَاَنْ لَّمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ ؕ قَدْ

ف۱۱۲ گویا دنیا میں نہ رہے تھے مگر اس دن کی ایک گھڑی ف۱۱۳ آپس میں پہچان کریں گے ف۱۱۴ کہ پورے

خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ

گھاٹے میں رہے وہ جنھوں نے اللہ سے ملنے کو جھٹلایا اور ہدایت پر نہ تھے ف۱۱۵ اور اگر ہم تمھیں دکھا دیں

بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللّٰهُ

کچھ ف۱۱۶ اس میں سے جو انھیں وعدہ دے رہے ہیں ف۱۱۷ یا تمھیں پہلے ہی اپنے پاس بلالیں ف۱۱۸ بہر حال انھیں

شَهِيْدٌ عَلٰي مَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ رَسُوْلُهُمْ

ہماری طرف پلٹ کر آنا ہے پھر اللہ گواہ ہے ف۱۱۹ ان کے کاموں پر اور ہر امت میں ایک رسول ہوا ف۱۲۰ جب ان کا

قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰي

رسول ان کے پاس آتا ف۱۲۱ ان پر انصاف کا فیصلہ کردیا جاتا ف۱۲۲ اور ان پر ظلم نہ ہوتا اور کہتے ہیں یہ وعدہ کب

هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۸﴾ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ضَرًّا

آئے گا اگر تم سچے ہو ف۱۲۳ تم فرماؤ میں اپنی جان کے برے بھلے کا (ذاتی)

دیکھتا ہے لیکن تصدیق نہیں کرتا اور اس دیکھنے سے نتیجہ نہیں نکالتا فائدہ نہیں اٹھاتا دل کی بینائی سے محروم اور باطن کا اندھا ہے۔

ف۱۱۰ بلکہ انھیں ہدایت اور راہ پانے کے تمام سامان عطا فرماتا ہے اور روشن دلائل قائم فرماتا ہے۔

ف۱۱۱ کہ ان دلائل میں غور نہیں کرتے اور حق واضح ہوجانے کے باوجود خود گمراہی میں مبتلا ہوتے ہیں۔

ف۱۱۲ قبروں سے موقف حساب میں حاضر کرنے کے لیے تو اس روز کی ہیبت و وحشت سے یہ حال ہوگا کہ وہ دنیا میں رہنے کی مدت کو بہت تھوڑا سمجھیں گے اور یہ خیال کریں گے کہ

ف۱۱۳ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ کفار نے طلب دنیا میں عمریں ضائع کردیں اور اللہ کی اطاعت جو آج کارآمد ہوتی بجا نہ لائے تو ان کی زندگانی کا وقت ان کے کام نہ آیا اس لیے وہ اسے بہت ہی کم سمجھیں گے۔

ف۱۱۴ قبروں سے نکلتے وقت تو ایک دوسرے کو پہچانیں گے جیسا دنیا میں پہچانتے تھے پھر روز قیامت کے اہوال اور دہشت ناک مناظر دیکھ کر یہ معرفت باقی نہ رہے گی اور ایک قول یہ ہے کہ یہ روز قیامت دمبدم حال بدلیں گے کبھی ایسا حال ہوگا کہ ایک دوسرے کو پہچانیں گے کبھی ایسا کہ نہ پہچانیں گے اور جب پہچانیں گے تو کہیں گے۔

ف۱۱۵ جو انھیں گھاٹے سے بچاتی۔ ف۱۱۶ عذاب

ف۱۱۷ دنیا ہی میں آپ کے زمانۂ حیات میں تو وہ ملاحظہ کیجیے

ف۱۱۸ تو آخرت میں آپ کو ان کا عذاب دکھائیں گے اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کافروں کے بہت سے عذاب اور ان کی ذلت و رسوائیاں آپ کی حیات دنیا ہی میں آپ کو دکھائے گا چنانچہ بدر وغیرہ میں دکھائی گئیں اور جو عذاب کافروں کے لیے بسبب کفر و تکذیب کے آخرت میں مقرر فرمایا ہے وہ آخرت میں دکھائیگا

ف۱۱۹ مطلع ہے عذاب دینے والا ہے۔

ف۱۲۰ جو انھیں دین حق کی دعوت دیتا اور طاعت و ایمان کا حکم کرتا

ف۱۲۱ اور احکام الٰہی کی تبلیغ کرتا تو کچھ لوگ ایمان لاتے اور کچھ تکذیب کرتے اور منکر ہوجاتے تو ف۱۲۲ کہ رسول کو اور ان پر ایمان لانے والوں کو نجات دی جاتی اور تکذیب کرنے والوں کو عذاب سے ہلاک کردیا جاتا۔ آیت کی تفسیر میں دوسرا قول یہ ہے کہ اس میں آخرت کا بیان ہے اور معنی یہ ہیں کہ روز قیامت ہر امت کے لیے ایک رسول ہوگا جس کی طرف وہ منسوب ہوگی جب وہ رسول موقف میں آئے گا اور مومن و کافر پر شہادت دے گا تب ان میں فیصلہ کیا جائے گا کہ مومنوں کو نجات ہوگی اور کافر گرفتار عذاب ہونگے ف۱۲۳ شان نزول جب آیت اِمَّا نُرِيَنَّكَ میں عذاب کی وعید دی گئی تو کافروں نے براہ سرکشی یہ کہا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جس عذاب کا آپ وعدہ دیتے ہیں وہ کب آئیگا اس میں کیا تاخیر ہے اس عذاب کو جلد لائیے اس پر یہ آیت نازل ہوئی

وَلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ؕ اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَلَا

اختیار نہیں رکھتا مگر جو اللہ چاہے ف۱۲۴ ہر گروہ کا ایک وعدہ ہے ف۱۲۵ جب ان کا وعدہ آئیگا تو ایک

يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۴۹﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ

گھڑی نہ پیچھے ہٹیں نہ آگے بڑھیں تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو اگر اس کا عذاب

عَذَابُهٗ بَيَاتًا اَوْ نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۰﴾ اَثُمَّ

ف۱۲۶ تم پر رات کو آئے ف۱۲۷ یا دن کو ف۱۲۸ تو اس میں وہ کونسی چیز ہے کہ مجرموں کو جسکی جلدی ہے تو کیا

اِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ؕ آٰلْئٰنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۵۱﴾ ثُمَّ

جب ف۱۲۹ ہو پڑے گا اس وقت اس کا یقین کرو گے ف۱۳۰ کیا اب مانتے ہو پہلے تو ف۱۳۱ اسکی جلدی مچا رہے تھے پھر

قِيْلَ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ ۚ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا بِمَا

ظالموں سے کہا جائے گا ہمیشہ کا عذاب چکھو تمھیں کچھ اور بدلہ نہ ملے گا مگر وہی جو

كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَيَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ ؕ قُلْ اِيْ وَرَبِّيْٓ اِنَّهٗ

کماتے تھے ف۱۳۲ اور تم سے پوچھتے ہیں کیا وہ ف۱۳۳ حق ہے تم فرماؤ ہاں میرے رب کی قسم بیشک

لَحَقٌّ ؔۚ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۵۳﴾ وَلَوْ اَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا

وہ ضرور حق ہے اور تم کچھ تھکا نہ سکو گے ف۱۳۴ اور اگر ہر ظالم جان زمین میں جو کچھ

فِي الْاَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهٖ ؕ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۚ وَ

ہے ف۱۳۵ سب کی مالک ہوتی ضرور اپنی جان چھوڑانے میں دیتی ف۱۳۶ اور دل میں چپکے چپکے پشیمان ہوئے جب عذاب

قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۵۴﴾ اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي

دیکھا اور ان میں انصاف سے فیصلہ کر دیا گیا اور ان پر ظلم نہ ہوگا سن لو بیشک اللہ ہی کا ہے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا

جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ف۱۳۷ سن لو بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے مگر ان میں اکثر کو خبر

يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۵﴾ هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۶﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ

نہیں وہ جلاتا ہے اور مارتا ہے اور اسی کی طرف پھرو گے اے لوگو تمھارے پاس

ف۱۲۴ یعنی دشمنوں پر عذاب نازل کرنا اور دوستوں کی مدد کرنا اور انھیں غلبہ دینا یہ سب بہ مشیت الٰہی ہے اور مشیت الٰہی میں۔

ف۱۲۵ اس کے ہلاک و عذاب کا ایک وقت معین ہے لوح محفوظ میں مکتوب ہے۔

ف۱۲۶ جس کی تم جلدی کرتے ہو۔

ف۱۲۷ جب تم غافل پڑے سوتے ہو۔

ف۱۲۸ جب تم معاش کے کاموں میں مشغول ہو۔

ف۱۲۹ وہ عذاب تم پر نازل۔

ف۱۳۰ اس وقت کا یقین کچھ فائدہ نہ دیگا اور کہا جائیگا۔

ف۱۳۱ بطریق تکذیب و استہزاء۔

ف۱۳۲ یعنی دنیا میں جو عمل کرتے تھے اور کفر و تکذیب انبیاء میں مصروف رہتے تھے اسی کا بدلہ۔

وقف النبی علیہ السلام

ف۱۳۳ البعث اور عذاب جس کے نازل ہونے کی آپ نے ہمیں خبر دی۔

ف۱۳۴ یعنی وہ عذاب تمھیں ضرور پہنچے گا

ع ۵ وقف النبی علیہ السلام

ف۱۳۵ مال و متاع خزانہ و دفینہ

ف۱۳۶ اور روز قیامت اس کو اپنی رہائی کیلیے فدیہ کر ڈالتی مگر یہ فدیہ قبول نہیں اور تمام دنیا کی دولت خرچ کر کے بھی اب رہائی ممکن نہیں جب قیامت میں یہ منظر پیش آیا اور کفار کی امیدیں ٹوٹیں۔

ف۱۳۷ تو کافر کسی چیز کا مالک ہی نہیں بلکہ وہ خود بھی اللہ کا مملوک ہے اس کا فدیہ دینا ممکن ہی نہیں۔

قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ وَ

تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آئی ف۱۳۸ اور دلوں کی صحت اور

هُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝٥٧ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ

ہدایت اور رحمت ایمان والوں کے لیے تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اور

فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ۭ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝٥٨ قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّآ

اسی پر چاہیے کہ خوشی کریں ف۱۳۹ وہ ان کے سب دھن دولت سے بہتر ہے تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو وہ جو

اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا ۭ قُلْ

اللہ نے تمہارے لیے رزق اتارا اس میں تم نے اپنی طرف سے حرام و حلال ٹھہرا لیا ف۱۴۰ تم فرماؤ

آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ۝٥٩ وَمَا ظَنُّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ

کیا اللہ نے اس کی تمہیں اجازت دی یا اللہ پر جھوٹ باندھتے ہو ف۱۴۱ اور کیا گمان ہے ان کا جو اللہ پر جھوٹ

عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ

باندھتے ہیں کہ قیامت میں ان کا کیا حال ہوگا بیشک اللہ لوگوں پر فضل کرتا ہے ف۱۴۲

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝٦٠ ع وَمَا تَكُوْنُ فِيْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا

مگر اکثر لوگ شکر نہیں کرتے اور تم کسی کام میں ہو ف۱۴۳ اور اس کی طرف سے

مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا

کچھ قرآن پڑھو اور تم لوگ ف۱۴۴ کوئی کام کرو ہم تم پر گواہ ہوتے ہیں جب تم اس کو

اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ۭ وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي

شروع کرتے ہو اور تمہارے رب سے ذرہ بھر کوئی چیز غائب نہیں زمین

الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَلَآ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرَ اِلَّا فِيْ

میں نہ آسمان میں اور نہ اس سے چھوٹی اور نہ اس سے بڑی کوئی چیز نہیں

كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝٦١ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ

جو ایک روشن کتاب میں نہ ہو ف۱۴۵ سن لو بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم

ف۱۳۸ اس آیت میں قرآن کریم کے آنے اور اس کے موعظت و شفا و ہدایت و رحمت ہونے کا بیان ہے کہ یہ کتاب ان فوائد عظیمہ کی جامع ہے موعظت کے معنی ہیں وہ چیز جو انسان کو مرغوب کی طرف بلائے اور خطرے سے بچائے خلیل نے کہا کہ موعظت نیکی کی نصیحت کرنا ہے جس سے دل میں نرمی پیدا ہو شفا سے مراد یہ ہے کہ قرآن پاک قلبی امراض کو دور کرتا ہے دل کے امراض اخلاق ذمیمہ عقائد فاسدہ اور جہالت مہلکہ ہیں قرآن پاک ان تمام امراض کو دور کرتا ہے قرآن کریم کی صفت میں ہدایت بھی فرمایا، کیونکہ وہ گمراہی سے بچاتا اور راہ حق دکھاتا ہے اور ایمان والوں کے لیے رحمت اس لیے فرمایا کہ وہی اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

ف۱۳۹ فرح کسی پیاری اور محبوب چیز کے پانے سے دل کو جو لذت حاصل ہوتی ہے اس کو فرح کہتے ہیں معنی یہ ہیں ایمان والوں کو اللہ کے فضل و رحمت پر خوش ہونا چاہیے کہ اس نے انھیں مواعظ اور شفاء صدور اور ایمان کے ساتھ دل کی راحت و سکون عطا فرمائے حضرت ابن عباس و حسن و قتادہ نے کہا کہ اللہ کے فضل سے اسلام اور اس کی رحمت سے قرآن مراد ہے ایک قول یہ ہے کہ فضل اللہ سے قرآن اور رحمت سے احادیث مراد ہیں۔

ف۱۴۰ جیسے کہ اہل جاہلیت نے بحیرہ سائبہ وغیرہ کو اپنی طرف سے حرام قرار دے لیا تھا۔

ف۱۴۱ مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ کسی چیز کو اپنی طرف سے حلال یا حرام کرنا ممنوع اور خدا پر افتراء ہے۔ (اللہ کی پناہ) آج کل بہت لوگ اس میں مبتلا ہیں ممنوعات کو حلال کہتے ہیں اور مباحات کو حرام بعض سود کو حلال کرنے پر مصر ہیں بعض تصویروں کو بعض کھیل تماشوں کو بعض عورتوں کی بے قیدیوں اور بے پردگیوں کو بعض بھوک ہڑتال کو جو خودکشی ہے مباح سمجھتے ہیں حلال ٹھہراتے ہیں اور بعض لوگ حلال چیزوں کو حرام ٹھہرانے پر مصر ہیں جیسے محفل میلاد کو فاتحہ کو گیارہویں کو اور دیگر طریقہ ہائے ایصال ثواب کو بعض میلاد شریف و فاتحہ و توشہ کی شیرینی و تبرک کو جو سب حلال و طیب چیزیں ہیں ناجائز و ممنوع بتاتے ہیں اسی کو قرآن پاک نے خدا پر افتراء کرنا بتایا ہے۔

ف۱۴۲ کہ رسول بھیجتا ہے کتابیں نازل فرماتا ہے اور حلال و حرام سے باخبر فرماتا ہے ف۱۴۳ اے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ف۱۴۴ اے مسلمانو ف۱۴۵ کتاب مبین سے لوح محفوظ مراد ہے۔

ف۱۴۶ ولی کی اصل ولا سے ہے جو قرب و نصرت کے معنی میں ہے ولی اللہ وہ ہے جو فرائض سے قرب الٰہی حاصل کرے اور اطاعت الٰہی میں مشغول رہے اور اس کا دل نور جلال الٰہی کی معرفت میں مستغرق ہو جب دیکھے دلائل قدرت الٰہی کو دیکھے اور جب سنے اللہ کی آیتیں ہی سنے اور جب بولے تو اپنے رب کی ثنا ہی کے ساتھ بولے اور جب حرکت کرے طاعت الٰہی میں حرکت کرے اور جب کوشش کرے اسی امر میں کوشش کرے جو ذریعہ قرب الٰہی ہو اللہ کے ذکر سے نہ تھکے اور چشم دل سے خدا کے سوا غیر کو نہ دیکھے یہ صفت اولیا کی ہے بندہ جب اس حال پر پہنچتا ہے تو اللہ اس کا ولی و ناصر اور معین و مددگار رہتا ہے متکلمین کہتے ہیں ولی وہ ہے جو اعتقاد صحیح مبنی بر دلیل رکھتا ہو اور اعمال صالحہ شریعت کے مطابق بجالاتا ہو بعض عارفین نے فرمایا کہ ولایت نام ہے قرب الٰہی اور ہمیشہ اللہ کے ساتھ مشغول رہنے کا جب بندہ اس مقام پر پہنچتا ہے تو اس کو کسی چیز کا خوف نہیں رہتا اور نہ کسی شے کے فوت ہونے کا غم ہوتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ ولی وہ ہے جس کو دیکھنے سے اللہ یاد آئے یہی طبری کی حدیث میں بھی ہے ابن زید نے کہا کہ ولی وہی ہے جس میں وہ صفت ہو جو اس آیت میں مذکور ہے اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا یَتَّقُوْنَ یعنی ایمان و تقویٰ دونوں کا جامع ہو بعض علماء نے فرمایا کہ ولی وہ ہیں جو خالص اللہ کے لیے محبت کریں اولیا کی یہ صفت احادیث کثیرہ میں وارد ہوئی ہے بعض اکابر نے فرمایا ولی وہ ہیں جو طاعت سے قرب الٰہی کی طلب کرتے ہیں اور اللہ تعالٰی کرامت سے ان کی کارسازی فرماتا ہے یا وہ جن کی ہدایت کا برہان کے ساتھ اللہ کفیل ہو اور وہ اس کا حق بندگی ادا کرنے اور اس کی خلق پر رحم کرنے کے لیے وقف ہو گئے یہ معانی اور عبارات اگرچہ جداگانہ ہیں لیکن ان میں اختلاف کچھ بھی نہیں ہے کیونکہ ہر ایک عبارت میں ولی کی ایک ایک صفت بیان کر دی گئی ہے جسے قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے یہ تمام صفات اس میں ہوتے ہیں ولایت کے درجے اور مراتب میں ہر ایک بقدر اپنے درجے کے فضل و شرف رکھتا ہے۔

يَحْزَنُوْنَ ﴿٦٢﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿٦٣﴾ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى

وہ جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے ہیں انھیں خوشخبری ہے دنیا کی ف۱۴۶

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ ۚ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ ذٰلِكَ هُوَ

زندگی میں ف۱۴۷ اور آخرت میں اللہ کی باتیں بدل نہیں سکتیں ف۱۴۸ یہی بڑی

الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٦٤﴾ وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۚ هُوَ

کامیابی ہے اور تم ان کی باتوں کا غم نہ کرو ف۱۴۹ بیشک عزت ساری اللہ کے لیے ہے ف۱۵۰

السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٦٥﴾ اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِى

وہی سنتا جانتا ہے سن لو بیشک اللہ ہی کے ملک ہیں جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے

الْاَرْضِ ۗ وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ ۚ

زمینوں میں ف۱۵۱ اور کاہے کے پیچھے جارہے ہیں ف۱۵۲ وہ جو اللہ کے سوا شریک پکارتے

اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿٦٦﴾ هُوَ الَّذِىْ

ہیں وہ تو پیچھے نہیں جاتے مگر گمان کے اور وہ تو نہیں مگر اٹکلیں دوڑاتے ف۱۵۳ وہی ہے جس نے

جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۚ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ

تمہارے لیے رات بنائی کہ اس میں چین پاؤ ف۱۵۴ اور دن بنایا تمہاری آنکھیں کھولتا ف۱۵۵ بیشک

لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ۚ هُوَ الْغَنِىُّ ۚ

اس میں نشانیاں ہیں سننے والوں کے لیے ف۱۵۶ بولے اللہ نے اپنے لیے اولاد بنائی ف۱۵۷ پاکی اس کو وہی

لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ۚ اِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ

بے نیاز ہے اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ف۱۵۸ تمہارے پاس اس کی کوئی بھی

بِهٰذَا ۚ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٨﴾ قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ

سند نہیں کیا اللہ پر وہ بات بتاتے ہو جس کا تمہیں علم نہیں تم فرماؤ وہ جو اللہ پر جھوٹ باندھتے

عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿٦٩﴾ مَتَاعٌ فِى الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا

ہیں ان کا بھلا نہ ہوگا دنیا میں کچھ برت لینا ہے پھر انھیں ہماری

ف۱۴۷ اس خوشخبری میں یا تو وہ مراد ہے جو پرہیزگار ایمانداروں کو قرآن کریم میں جا بجا دی گئی ہے یا بہترین خواب مراد ہے جو مومن دیکھتا ہے یا اس کے لیے دیکھا جاتا ہے جیسا کہ کثیر احادیث میں وارد ہے اور اس کا سبب یہ ہے کہ ولی کا قلب اور اس کی روح دونوں ذکر الٰہی میں مستغرق رہتے ہیں تو وقت خواب اس کے دل میں سوائے ذکر و معرفت الٰہی کے اور کچھ نہیں ہوتا اس لیے جب ولی خواب دیکھتا ہے تو اس کی خواب حق اور اللہ تعالٰی کی طرف سے اس کے حق میں بشارت ہوتی ہے بعض مفسرین نے اس بشارت سے دنیا کی نیک نامی بھی مراد لی ہے مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا اس شخص کے لیے کیا ارشاد فرماتے ہیں جو نیک عمل کرتا ہے اور لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں فرمایا یہ مومن کے لیے بشارت عاجلہ ہے علماء فرماتے ہیں کہ یہ بشارت عاجلہ رضائے الٰہی اور اللہ کے محبت فرمانے اور خلق کے دل میں محبت ڈال دینے کی دلیل ہے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اس کو زمین میں مقبول کر دیا جاتا ہے قتادہ نے کہا کہ ملائکہ وقت موت اللہ تعالٰی کی طرف سے بشارت دیتے ہیں عطا کا قول ہے کہ دنیا کی بشارت تو وہ ہے جو ملائکہ وقت موت سناتے ہیں اور آخرت کی بشارت وہ ہے جو مومن کو جان نکلنے کے بعد سنائی جاتی ہے کہ اس سے اللہ راضی ہے ف۱۴۸ اس کے وعدے خلاف نہیں ہو سکتے جو اس نے اپنی کتابوں میں اور اپنے رسولوں کی زبان سے اپنے اولیاء اور اپنے فرمانبردار بندوں سے فرمائے ف۱۴۹ اس میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسکین فرمائی گئی ہے کہ کفار نابکار جو آپ کی تکذیب کرتے ہیں اور آپ کے خلاف برے برے مشورے کرتے ہیں آپ اس کا کچھ غم نہ فرمائیں ف۱۵۰ وہ جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلیل کرے اے سید انبیاء وہ آپ کا ناصر و مددگار ہے اس نے آپ کو اور آپ کے صدقہ میں آپ کے فرمانبرداروں کو عزت دی جیسا کہ دوسری آیت میں فرمایا کہ اللہ کے لیے عزت ہے اور اس کے رسول کے لیے اور ایمان داروں کے لیے ف۱۵۱ سب اس کے مملوک ہیں اس کے تحت قدرت و اختیار اور مملوک رب نہیں ہو سکتا اس لیے اللہ کے سوا ہر ایک کی پرستش باطل ہے یہ توحید کی ایک عمدہ برہان ہے ف۱۵۲ یعنی کسی دلیل کا اتباع کرتے ہیں

مراد یہ ہے کہ ان کے پاس کوئی دلیل نہیں ف۱۵۳ اور بے دلیل محض گمان فاسد سے اپنے باطل معبودوں کو خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنی قدرت و نعمت کا اظہار فرماتا ہے ف۱۵۴ اور آرام کرکے دن کی تھکان دور کرو۔

مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيدَ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ﴿۷۰﴾

طرف واپس آنا پھر ہم انھیں سخت عذاب چکھائیں گے بدلہ ان کے کفر کا

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ نُوحٍ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ إِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ

اور انھیں نوح کی خبر پڑھ کر سناؤ جب اس نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم اگر تم پر شاق گزرا ہے

مَقَامِي وَتَذْكِيرِي بِآيَاتِ اللَّهِ فَعَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْتُ فَأَجْمِعُوا

میرا کھڑا ہونا ف۱۵۹ اور اللہ کی نشانیاں یاد دلانا ف۱۶۰ تو میں نے اللہ ہی پر بھروسا کیا ف۱۶۱ تو مل کر کام کرو اور

أَمْرَكُمْ وَشُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ أَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوا

اپنے جھوٹے معبودوں سمیت اپنا کام پکا کرو تمھارے کام میں تم پر کچھ گنجلک نہ رہے پھر جو ہو سکے میرا کرلو اور مجھے

إِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُونِ ﴿۷۱﴾ فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَأَلْتُكُمْ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ

مہلت نہ دو ف۱۶۲ پھر اگر تم منہ پھیرو ف۱۶۳ تو میں تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا ف۱۶۴ میرا اجر تو

إِلَّا عَلَى اللَّهِ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿۷۲﴾ فَكَذَّبُوهُ

نہیں مگر اللہ پر ف۱۶۵ اور مجھے حکم ہے کہ میں مسلمانوں سے ہوں تو انھوں نے اُسے

فَنَجَّيْنَاهُ وَمَنْ مَعَهُ فِي الْفُلْكِ وَجَعَلْنَاهُمْ خَلَائِفَ وَأَغْرَقْنَا

ف۱۶۶ جھٹلایا تو ہم نے اُسے اور جو اس کے ساتھ کشتی میں تھے ان کو نجات دی اور انھیں ہم نے نائب کیا ف۱۶۷ اور جنہوں نے

الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِينَ ﴿۷۳﴾

ہماری آیتیں جھٹلائیں ان کو ہم نے ڈبو دیا تو دیکھو ڈرائے ہوؤں کا انجام کیسا ہوا

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِ رُسُلًا إِلَىٰ قَوْمِهِمْ فَجَاءُوهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ

پھر اس کے بعد اور رسول ف۱۶۸ ہم نے ان کی قوموں کی طرف بھیجے تو ان کے پاس روشن دلیلیں لائے

فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا بِهِ مِنْ قَبْلُ ۚ كَذَٰلِكَ نَطْبَعُ

تو وہ ایسے نہ تھے کہ ایمان لاتے اس پر جسے پہلے جھٹلا چکے تھے ہم یونہی مہر لگا دیتے ہیں

عَلَىٰ قُلُوبِ الْمُعْتَدِينَ ﴿۷۴﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ مُوسَىٰ وَ

سرکشوں کے دلوں پر پھر ان کے بعد ہم نے موسیٰ اور ہارون کو

ف۱۵۵ اور روشن تاکہ تم اپنے حوائج و اسباب معاش کا سر انجام کرسکو۔

ف۱۵۶ جو سنیں اور سمجھیں کہ جس نے ان چیزوں کو پیدا کیا وہی معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کے بعد مشرکین کا ایک مقولہ ذکر فرماتا ہے

ف۱۵۷ کفار کا یہ کلمہ نہایت قبیح اور انتہا درجہ کے جہل کا ہے اللہ تعالیٰ اس کا رد فرماتا ہے۔

ف۱۵۸ یہاں مشرکین کے اس مقولہ کے تین رد فرمائے پہلا رد تو کلمہ سُبحٰنَہٗ میں ہے جس میں بتایا گیا اس کی ذات وُلد سے منزّہ ہے کہ وہ واحد حقیقی ہے دوسرا رد ھُوَ الغَنِیُّ فرمانے میں ہے کہ وہ تمام خلق سے بے نیاز ہے تو اولاد اس کے لیے کیسے ہو سکتی ہے اولاد تو یا کمزور چاہتا ہے جو اس سے قوت حاصل کرے یا فقیر چاہتا ہے جو اس سے مدد لے یا ذلیل چاہتا ہے جو اس کے ذریعہ سے عزّت حاصل کرے غرض جو چاہتا ہے وہ حاجت رکھتا ہے تو جو غنی ہو یا غیر محتاج ہو اس کے لیے ولد کس طرح ہو سکتا ہے نیز ولد والد کا ایک جزو ہوتا ہے تو والد ہونا مرکب ہونے کو مستلزم اور مرکب ہونا ممکن ہونے کو اور ہر ممکن غیر کا محتاج ہے تو حادث ہوا لہٰذا محال ہوا کہ غنی قدیم کے ولد ہو تیسرا رد لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ میں ہے کہ تمام خلق اس کی مملوک ہے اور مملوک ہونا بیٹا ہونے کے ساتھ نہیں جمع ہوتا لہٰذا ان میں سے کوئی اس کی اولاد نہیں ہو سکتا۔

ف۱۵۹ اور مدت دراز تک تم میں ٹھہرنا۔

ف۱۶۰ اور اس پر تم نے میرے قتل کرنے اور نکال دینے کا ارادہ کیا ہے۔

ف۱۶۱ اور اپنا معاملہ اس وحدہٗ لاشریک لہٗ کی سپرد کیا۔

ف۱۶۲ مجھے کچھ پروا نہیں ہے۔ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ و السلام کا یہ کلام بطریق تعجیز ہے مدعا یہ ہے کہ مجھے اپنے قوی و قادر پروردگار پر کامل بھروسا ہے تم اور تمھارے بے اختیار معبود مجھے کچھ بھی ضرر نہیں پہنچا سکتے۔

ف۱۶۳ میری نصیحت سے۔

ف۱۶۴ جس کے فوت ہونے کا مجھے افسوس ہے۔

ف۱۶۵ وہی مجھے جزا دے گا مدعا یہ ہے کہ میرا وعظ و نصیحت خالص اللہ کے لیے ہے کسی دنیوی غرض سے نہیں ف۱۶۶ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کو ف۱۶۷ اور ہلاک ہونے والوں کے بعد زمین میں ساکن کیا ف۱۶۸ ہود صالح ابراہیم لوط شعیب وغیرہم علیہم السلام۔

هٰرُوْنَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ بِاٰیٰتِنَا فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا

فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف اپنی نشانیاں لے کر بھیجا تو انھوں نے تکبر کیا اور وہ

قَوْمًا مُّجْرِمِیْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْۤا اِنَّ

مجرم لوگ تھے تو جب ان کے پاس ہماری طرف سے حق آیا ف۱۶۹ بولے یہ تو ضرور

هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۷۶﴾ قَالَ مُوْسٰۤى اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ ؕ

کھلا جادو ہے موسیٰ نے کہا کیا حق کی نسبت ایسا کہتے ہیں جب وہ تمھارے پاس

اَسِحْرٌ هٰذَا ؕ وَلَا یُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ ﴿۷۷﴾ قَالُوْۤا اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا

آیا کیا یہ جادو ہے ف۱۷۰ اور جادوگر مراد کو نہیں پہنچتے بولے ف۱۷۱ کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو

وَجَدْنَا عَلَیْهِ اٰبَآءَنَا وَتَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِیَآءُ فِی الْاَرْضِ ؕ وَمَا

کہ ہمیں اُس ف۱۷۲ سے پھیر دو جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا اور زمین میں تمھیں دونوں کی بڑائی رہے اور ہم

نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِیْنَ ﴿۷۸﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِیْ بِكُلِّ سٰحِرٍ

تم پر ایمان لانے کے نہیں اور فرعون ف۱۷۳ بولا ہر جادوگر علم والے کو میرے پاس لے

عَلِیْمٍ ﴿۷۹﴾ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰۤى اَلْقُوْا مَاۤ اَنْتُمْ

آؤ پھر جادوگر آئے ان سے موسیٰ نے کہا ڈالو جو تمھیں ڈالنا ہے

مُّلْقُوْنَ ﴿۸۰﴾ فَلَمَّاۤ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ السِّحْرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

ف۱۷۴ پھر جب انھوں نے ڈالا موسیٰ نے کہا یہ جو تم لائے یہ جادو ہے ف۱۷۵ اب اللہ اسے

سَیُبْطِلُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ ﴿۸۱﴾ وَیُحِقُّ اللّٰهُ

باطل کر دے گا اللہ مفسدوں کا کام نہیں بناتا اور اللہ اپنی باتوں

الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَمَاۤ اٰمَنَ لِمُوْسٰۤى اِلَّا ذُرِّیَّةٌ

سے ف۱۷۶ حق کو حق کر دکھاتا ہے پڑے بُرا مانیں مجرم تو موسیٰ پر ایمان نہ لائے مگر اس کی قوم

مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰى خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهِمْ اَنْ یَّفْتِنَهُمْ ؕ

کی اولاد سے کچھ لوگ ف۱۷۷ فرعون اور اس کے درباریوں سے ڈرتے ہوئے کہ کہیں انھیں ف۱۷۸ ہٹنے پر مجبور نہ کر دیں۔

ف۱۶۹ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واسطہ سے اور فرعونیوں نے پہچان لیا کہ یہ حق ہے اللہ کی طرف سے ہے تو براہ نفسانیت ف۱۷۰ ہرگز نہیں ف۱۷۱ فرعونی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے

ف۱۷۲ دین وملت اور بُت پرستی و فرعون پرستی۔

ف۱۷۳ سرکش و متکبّر نے چاہا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزہ کا مقابلہ باطل سے کرے اور دُنیا کو اس مغالطہ میں ڈالے کہ حضرت مُوسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے معجزات (معاذ اللہ) جادو کی قسم سے ہیں اس لیے وہ۔

ف۱۷۴ رسّے شہتیر وغیرہ اور جو تمھیں جادو کرنا ہے کرو یہ آپ نے اس لیے فرمایا کہ حق و باطل ظاہر ہو جائے اور جادو کے کرشمے جو وہ کرنے والے ہیں ان کا فساد واضح ہو۔

ف۱۷۵ نہ کہ وہ آیاتِ الٰہیہ جن کو فرعون نے اپنی بے ایمانی سے جادو بتایا

ف۱۷۶ یعنی اپنے حکم اپنی قضا و قدر اور اپنے اس وعدے سے کہ حضرت مُوسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو جادوگروں پر غالب کرے گا۔

ف۱۷۷ اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی ہے کہ آپ اپنی اُمّت کے ایمان لانے کا نہایت اہتمام کرتے تھے اور ان کے اعراض کرنے سے مغموم ہوتے تھے آپ کی تسکین فرمائی گئی کہ باوجودیکہ حضرت مُوسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے اتنا بڑا معجزہ دکھایا، پھر بھی تھوڑے لوگوں نے ایمان قبول کیا ایسی حالتیں انبیاء کو پیش آتی رہی ہیں آپ اپنی اُمت کے اعراض سے رنجیدہ نہ ہوں مِنْ قَوْمِهٖ میں جو ضمیر ہے وہ یا تو حضرت مُوسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف راجع ہے اس صورت میں قوم کی ذُریت سے بنی اسرائیل مراد ہوں گے جن کی اولاد مصر میں آپ کے ساتھ تھی اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو فرعون کے قتل سے بچ رہے تھے کیونکہ جب بنی اسرائیل کے لڑکے بحکم فرعون قتل کیے جاتے تھے تو بنی اسرائیل کی بعض عورتیں جو قومِ فرعون کی عورتوں کے ساتھ کچھ رسم و راہ رکھتی تھیں جب وہ بچّہ جنتیں تو اس کی جان کے اندیشہ سے وہ بچّہ فرعونی قوم کی عورتوں کو دے ڈالتیں ایسے بچّے جو فرعونیوں کے گھروں میں پلے تھے اس روز حضرت مُوسیٰ علیہ الصلوٰۃ و والسّلام پر ایمان لے آئے جس دن اللہ تعالیٰ نے آپ کو جادوگروں پر غلبہ دیا تھا اور ایک قول یہ ہے کہ یہ ضمیر فرعون کی طرف راجع ہے اور قوم فرعون کی ذُرّیت مراد ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ قومِ فرعون کے تھوڑے لوگ تھے جو ایمان لائے ف۱۷۸ دین سے۔

ع ۸/۱۲ ۱۳

وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِی الْاَرْضِ ۚ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِیْنَ ﴿۸۳﴾ وَ

اور بیشک فرعون زمین پر سر اٹھانے والا تھا اور بے شک وہ حد سے گزر گیا ف۱۷۹ اور

قَالَ مُوْسٰی یٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَیْهِ تَوَكَّلُوْۤا اِنْ

موسیٰ نے کہا اے میری قوم اگر تم اللہ پر ایمان لائے تو اسی پر بھروسا کرو ف۱۸۰ اگر تم

كُنْتُمْ مُّسْلِمِیْنَ ﴿۸۴﴾ فَقَالُوْا عَلَی اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً

اسلام رکھتے ہو بولے ہم نے اللہ ہی پر بھروسا کیا الٰہی ہم کو ظالم لوگوں کے لیے

لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۸۵﴾ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۸۶﴾

آزمائش نہ بنا ف۱۸۱ اور اپنی رحمت فرما کر ہمیں کافروں سے نجات دے ف۱۸۲

وَاَوْحَیْنَاۤ اِلٰی مُوْسٰی وَاَخِیْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ

اور ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی کو وحی بھیجی کہ مصر میں اپنی قوم کے لیے مکانات بناؤ

بُیُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُیُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَبَشِّرِ

اور اپنے گھروں کو نماز کی جگہ کرو ف۱۸۳ اور نماز قائم رکھو اور مسلمانوں کو

الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۸۷﴾ وَقَالَ مُوْسٰی رَبَّنَاۤ اِنَّكَ اٰتَیْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ

خوشخبری سناؤ ف۱۸۴ اور موسیٰ نے عرض کی اے رب ہمارے تو نے فرعون اور اس کے سرداروں

زِیْنَةً وَّاَمْوَالًا فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۙ رَبَّنَا لِیُضِلُّوْا عَنْ سَبِیْلِكَ ۚ

کو آرائش ف۱۸۵ اور مال دنیا کی زندگی میں دیئے اے رب ہمارے اس لیے کہ تیری راہ سے

رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰۤی اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ فَلَا یُؤْمِنُوْا

بہکاویں اے رب ہمارے ان کے مال برباد کر دے ف۱۸۶ اور ان کے دل سخت کر دے کہ ایمان نہ لائیں

حَتّٰی یَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ ﴿۸۸﴾ قَالَ قَدْ اُجِیْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا

جب تک دردناک عذاب نہ دیکھ لیں ف۱۸۷ فرمایا تم دونوں کی دعا قبول ہوئی ف۱۸۸

فَاسْتَقِیْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِیْلَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۸۹﴾ وَجٰوَزْنَا

تو ثابت قدم رہو ف۱۸۹ اور نادانوں کی راہ نہ چلو ف۱۹۰ اور ہم بنی اسرائیل

ف۱۷۹ کہ بندہ ہو کر خدائی کا مدعی ہوا۔

ف۱۸۰ وہ اپنے فرمانبرداروں کی مدد کرتا اور دشمنوں کو ہلاک فرماتا ہے مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ پر بھروسا کرنا کمالِ ایمان کا مقتضا ہے۔

ف۱۸۱ یعنی انھیں ہم پر غالب نہ کر تاکہ وہ یہ گمان نہ کریں کہ وہ حق پر ہیں۔

ف۱۸۲ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

ف۱۸۳ کہ قبلہ رُو ہو۔ حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام کا قبلہ کعبہ شریف تھا اور ابتداء میں بنی اسرائیل کو یہی حکم تھا کہ وہ گھروں میں چھپ کر نماز پڑھیں تاکہ فرعونیوں کی شر و ایذا سے محفوظ رہیں۔

ف۱۸۴ مدد الٰہی کی اور جنت کی۔

ف۱۸۵ عمدہ لباس نفیس فرش قیمتی زیور طرح طرح کے سامان

ف۱۸۶ کہ وہ تیری نعمتوں پر بجائے شکر کے جری ہو کر معصیت کرتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دُعا قبول ہوئی اور فرعونیوں کے درہم و دینار وغیرہ پتھر ہو کر رہ گئے حتی کہ پھل اور کھانے کی چیزیں بھی اور یہ ان نو نشانیوں میں سے ایک ہے جو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دی گئی تھیں۔

ف۱۸۷ جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ان لوگوں کے ایمان لانے سے مایوس ہو گئے تب آپ نے ان کے لیے یہ دُعا کی اور ایسا ہی ہوا کہ وہ غرق ہونے کے وقت تک ایمان نہ لائے مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ کسی شخص کے لیے کفر پر مرنے کی دُعا کرنا کفر نہیں ہے۔ (مدارک)

ف۱۸۸ دُعا کی نسبت حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام دونوں کی طرف کی گئی باوجودیکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام دُعا کرتے تھے اور حضرت ہارون علیہ السلام آمین کہتے تھے اس سے معلوم ہوا کہ آمین کہنے والا بھی دُعا کرنے والوں میں شمار کیا جاتا ہے مسئلہ یہ بھی ثابت ہوا کہ آمین دُعا ہے لہٰذا اس کے لیے اخفا ہی مناسب ہے (مدارک) حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دُعا اور اس کی مقبولیت کے درمیان چالیس برس کا فاصلہ ہوا۔

ف۱۸۹ دعوت و تبلیغ پر۔

ف۱۹۰ جو قبولِ دعا میں دیر ہونے کی حکمت نہیں جانتے۔

بِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْیًا وَّعَدْوًاؕ

کو دریا پار لے گئے تو فرعون اور اس کے لشکروں نے ان کا پیچھا کیا سرکشی اور ظلم

حَتّٰٓی اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُۙ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیْٓ

سے یہاں تک کہ جب اُسے ڈوبنے نے آلیا ف١٩١ بولا میں ایمان لایا کہ کوئی سچا معبود نہیں سوا

اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِیْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿٩٠﴾ آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ

اس کے کہ جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے اور میں مسلمان ہوں ف١٩٢ کیا اب ف١٩٣ اور

عَصَیْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِیْنَ ﴿٩١﴾ فَالْیَوْمَ نُنَجِّیْكَ

پہلے سے نافرمان رہا اور تو فسادی تھا ف١٩٤ آج ہم تیری لاش کو اترا

بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰیَةًؕ وَاِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ

دیں گے کہ تو اپنے پچھلوں کے لیے نشانی ہو ف١٩٥ اور بے شک لوگ ہماری آیتوں

عَنْ اٰیٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ﴿٩٢﴾ وَلَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ مُبَوَّاَ صِدْقٍ

سے غافل ہیں اور بیشک ہم نے بنی اسرائیل کو عزت کی جگہ دی ف١٩٦

وَّرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِۚ فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰی جَآءَهُمُ الْعِلْمُؕ

اور انھیں ستھری روزی عطا کی تو اختلاف میں نہ پڑے ف١٩٧ مگر علم آنے کے بعد ف١٩٨

اِنَّ رَبَّكَ یَقْضِیْ بَیْنَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْمَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴿٩٣﴾

بیشک تمھارا رب قیامت کے دن ان میں فیصلہ کردے گا جس بات میں جھگڑتے تھے ف١٩٩

فَاِنْ كُنْتَ فِیْ شَكٍّ مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَیْكَ فَسْــَٔلِ الَّذِیْنَ یَقْرَءُوْنَ

اور اے سننے والے اگر تجھے کچھ شبہہ ہو اس میں جو ہم نے تیری طرف اتارا ف٢٠٠ تو ان سے پوچھ

الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَۚ لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ

دیکھ جو تجھ سے پہلے کتاب پڑھنے والے ہیں ف٢٠١ بیشک تیرے پاس تیرے رب کی طرف سے حق آیا ف٢٠٢ تو تو ہرگز شک

مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ ﴿٩٤﴾ لا وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ

والوں میں نہ ہو اور ہرگز ان میں نہ ہونا جنھوں نے اللہ کی آیتیں جھٹلائیں کہ تو

ف١٩١ تب فرعون ف١٩٢ فرعون نے بہ تمنائے قبول ایمان کا مضمون تین مرتبہ تکرار کے ساتھ ادا کیا، لیکن یہ ایمان قبول نہ ہُوا کیونکہ ملائکہ اور عذاب کے دیکھنے کے بعد ایمان مقبول نہیں اگر حالت اختیار میں وہ ایک مرتبہ بھی یہ کلمہ کہتا تو اس کا ایمان قبول کر لیا جاتا لیکن اس نے وقت کھو دیا اس لیے اس سے یہ کہا گیا جو آیت میں آگے مذکور ہے ف١٩٣ حالت اضطراب میں جب کہ غرق میں مبتلا ہو چکا ہے اور زندگانی کی امید باقی نہیں رہی اس وقت ایمان لاتا ہے ف١٩٤ خود گمراہ تھا دوسروں کو گمراہ کرتا تھا مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام فرعون کے پاس ایک استفتاء لائے جس کا مضمون یہ تھا کہ بادشاہ کا کیا حکم ہے ایسے غلام کے حق میں جس نے ایک شخص کے مال و نعمت میں پرورش پائی پھر اسکی ناشکری کی اور اس کے حق کا منکر ہو گیا اور اپنے آپ مولیٰ ہونے کا مدعی بن گیا اس پر فرعون نے یہ جواب لکھا کہ جو غلام اپنے آقا کی نعمتوں کا انکار کرے اور اس کے مقابل آئے اس کی سزا یہ ہے کہ اس دریا میں ڈبو دیا جائے۔ جب فرعون ڈوبنے لگا تو حضرت جبریل نے اس کا وہی فتویٰ اس کے سامنے کر دیا اور اس کو اس نے پہچان لیا (سبحان اللہ)

ف١٩٥ علمائے تفسیر کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے فرعون اور اس کی قوم کو غرق کیا اور موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی قوم کو ان کے ہلاکت کی خبر دی تو بعض بنی اسرائیل کو شبہہ رہا اور اسکی عظمت و ہیبت جو ان کے قلوب میں تھی اس کے باعث انھیں اس کی ہلاکت کا یقین نہ آیا بامر الٰہی دریا نے فرعون کی لاش ساحل پر پھینک دی بنی اسرائیل نے اس کو دیکھ کر پہچانا۔

ع ٩ / ١٤

ف١٩٦ عزت کی جگہ سے یا تو ملکِ مصر اور فرعون و فرعونیوں کے املاک مراد ہیں یا سرزمینِ شام و قدس و اُردن جو نہایت سرسبز و شاداب اور زرخیز بلاد ہیں۔

ف١٩٧ بنی اسرائیل جن کے ساتھ یہ واقعات ہو چکے۔

ف١٩٨ علم سے مراد یہاں یا تو توریت ہے جس کے معنی میں یہود باہم اختلاف کرتے تھے یا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہے کہ اس سے پہلے تو یہود سب آپ کے مقر اور آپ کی نبوت پر متفق تھے اور توریت میں جو آپ کے صفات مذکور تھے ان کو مانتے تھے لیکن تشریف آوری کے بعد اختلاف کرنے لگے کچھ ایمان لے آئے اور کچھ لوگوں نے حسد و عداوت سے کفر کیا ایک قول یہ ہے کہ علم سے قرآن مراد ہے۔

ف١٩٩ اس طرح کہ اے سید انبیاء آپ پر ایمان لانے والوں کو جنت میں داخل فرمائے گا اور آپ کے انکار کرنے والوں کو جہنم میں عذاب فرمائے گا۔

ف٢٠٠ بواسطہ اپنے رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

ف٢٠١ یعنی علمائے اہلِ کتاب مثل حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے اصحاب کے تاکہ وہ تجھ کو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اطمینان دلائیں اور آپ کی نعت و صفت جو توریت میں مذکور ہے وہ سنا کر شک رفع کریں فائدہ شک انسان کے نزدیک کسی امر میں دونوں طرفوں کا برابر ہونا ہے خواہ وہ اس طرح ہو کہ دونوں جانب برابر قرینے پائے جائیں خواہ اس طرح کہ کسی طرف بھی کوئی قرینہ نہ ہو محققین کے نزدیک شک اقسام جہل سے ہے اور جہل و شک میں عام و خاص مطلق کی نسبت ہے کہ ہر ایک شک جہل ہے اور ہر جہل شک نہیں ف٢٠٢ جو براہین لائحہ و آیات واضحہ سے اتنا روشن ہے کہ اس میں شک کی مجال نہیں (خازن)

ف۲۰۳ یعنی وہ قول ان پر ثابت ہو چکا جو لوح محفوظ میں لکھ دیا گیا ہے اور جس کی ملائکہ نے خبر دی ہے کہ یہ لوگ کافر مریں گے وہ ف۲۰۴ اور اس وقت کا ایمان نافع نہیں ف۲۰۵ ان بستیوں میں جن کو ہم نے ہلاک کیا ف۲۰۶ اور اخلاص کے ساتھ توبہ کرتی عذاب نازل ہونے سے پہلے (مدارک) ف۲۰۷ قوم یونس کا واقعہ یہ ہے کہ نینوی علاقۂ موصل میں یہ لوگ رہتے تھے اور کفر و شرک میں مبتلا تھے اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان کی طرف بھیجا آپ نے بُت پرستی چھوڑنے اور ایمان لانے کا ان کو حکم دیا ان لوگوں نے انکار کیا حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب کی آپ نے انھیں بحکم الٰہی نزولِ عذاب کی خبر دی اُن لوگوں نے آپس میں کہا کہ حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کبھی کوئی بات غلط نہیں کہی ہے۔ دیکھو اگر وہ رات کو یہاں رہے جب تو کوئی اندیشہ نہیں اور اگر انھوں نے رات یہاں نہ گزاری تو سمجھ لینا چاہیئے کہ عذاب آئے گا۔ شب میں حضرت یونس علیہ السلام وہاں سے تشریف لے گئے، صبح کو آثار عذاب نمودار ہو گئے آسمان پر سیاہ ہیبت ناک ابر آیا اور دھواں کثیر جمع ہوا تمام شہر پر چھا گیا یہ دیکھ کر انھیں یقین ہوا کہ عذاب آنے والا ہے تو انھوں نے حضرت یونس علیہ السلام کی جستجو کی اور آپ کو نہ پایا اب انھیں اور زیادہ اندیشہ ہوا تو وہ مع اپنی عورتوں بچّوں اور جانوروں کے جنگل کو نکل گئے موٹے کپڑے پہنے اور توبہ و اسلام کا اظہار کیا شوہر سے بی بی اور ماں سے بچے جدا ہو گئے اور سب نے بارگاہ الٰہی میں گریہ زاری شروع کی اور کہا کہ جو یونس علیہ السلام لائے اس پر ہم ایمان لائے اور توبہ صادقہ کی جو مظالم ان سے ہوئے تھے ان کو دفع کیا پرائے مال واپس کیے حتّٰی کہ اگر ایک پتھر دوسرے کا کسی کی بنیاد میں لگ گیا تھا تو بنیاد اکھاڑ کر پتھر نکال دیا اور واپس کر دیا اور اللہ تعالیٰ سے اخلاص کے ساتھ مغفرت کی دعائیں کیں پروردگارِ عالم نے ان پر رحم کیا دعا قبول فرمائی عذاب اُٹھا دیا گیا یہاں یہ سوال ہوتا ہے کہ جب نزولِ عذاب کے بعد فرعون کا ایمان اور اس کی توبہ قبول نہ ہوئی تو قوم یونس کی توبہ قبول فرمانے اور عذاب اٹھا دینے میں کیا حکمت ہے علماء نے اس کے کئی جواب دیئے ہیں ایک تو یہ کرم خاص تھا قوم حضرت یونس کے ساتھ دوسرا جواب یہ ہے کہ فرعون عذاب میں مبتلا ہونے کے بعد ایمان لایا جب امید زندگانی باقی ہی نہ رہی اور قوم یونس علیہ السلام سے جب عذاب قریب ہوا تو وہ اس میں مبتلا ہونے سے پہلے ایمان لے آئے اور اللہ قلوب کا جاننے والا ہے اخلاص مندوں کے صدق و اخلاص کا اس کو علم ہے۔

ف۲۰۸ یعنی ایمان لانا سعادت ازلی پر موقوف ہے ایمان وہی لائیں گے جن کے لیے توفیق الٰہی مساعد ہو اس میں سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلّی ہے کہ آپ چاہتے ہیں کہ سب ایمان لے آئیں اور راہ راست اختیار کریں پھر جو ایمان سے محروم رہ جاتے ہیں ان کا آپ کو غم ہوتا ہے۔ اس کا آپ کو غم نہ ہونا چاہیئے کیونکہ ازل سے جو شقی ہے وہ ایمان نہ لائے گا۔

فَتَكُونَ مِنَ الْخٰسِرِينَ ﴿٩٥﴾ إِنَّ الَّذِينَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ

خسارے والوں میں ہو جائے گا — بیشک وہ جن پر تیرے ربّ کی بات ٹھیک پڑ چکی ہے

رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٩٦﴾ وَلَوْ جَآءَتْهُمْ كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ

ف۲۰۳ ایمان نہ لائیں گے — اگرچہ سب نشانیاں ان کے پاس آئیں۔ جب تک دردناک

الْاَلِيمَ ﴿٩٧﴾ فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ اِيمَانُهَآ اِلَّا

عذاب نہ دیکھ لیں ف۲۰۴ تو ہوئی ہوتی نہ کوئی بستی ف۲۰۵ کہ ایمان لاتی ف۲۰۶ تو اس کا ایمان کام آتا ہاں یونس

قَوْمَ يُونُسَ ۚ لَمَّآ اٰمَنُوا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي

کی قوم — جب ایمان لائے ہم نے اُن سے رسوائی کا عذاب دنیا کی زندگی میں ہٹا

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِينٍ ﴿٩٨﴾ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ

دیا — اور ایک وقت تک انھیں برتنے دیا ف۲۰۷ اور اگر تمہارا ربّ چاہتا زمین میں جتنے

مَنْ فِي الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيعًا ۚ اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى

ہیں سب کے سب ایمان لے آتے ف۲۰۸ تو کیا تم لوگوں کو زبردستی کرو گے یہاں تک کہ

يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ﴿٩٩﴾ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ

مسلمان ہو جائیں ف۲۰۹ اور کسی جان کی قدرت نہیں کہ ایمان لے آئے مگر اللہ کے حکم سے

اللّٰهِ ۚ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ ﴿١٠٠﴾ قُلِ

ف۲۱۰ اور عذاب ان پر ڈالتا ہے جنھیں عقل نہیں — تم فرماؤ

انْظُرُوا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَمَا تُغْنِي الْاٰيٰتُ وَ

دیکھو ف۲۱۱ آسمانوں اور زمین میں کیا ہے ف۲۱۲ اور آیتیں اور رسول انھیں

النُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُونَ ﴿١٠١﴾ فَهَلْ يَنْتَظِرُونَ اِلَّا مِثْلَ

کچھ نہیں دیتے جن کے نصیب میں ایمان نہیں — تو انھیں کاہے کا انتظار ہے مگر انھیں لوگوں کے سے

اَيَّامِ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ قُلْ فَانْتَظِرُوٓا اِنِّي مَعَكُمْ

دنوں کا جو ان سے پہلے ہو گزرے ف۲۱۳ — تم فرماؤ تو انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار

ف۲۰۹ اور ایمان میں زبردستی نہیں ہو سکتی کیونکہ ایمان ہوتا ہے تصدیق و اقرار سے اور جبر و اکراہ سے تصدیق قلبی حاصل نہیں ہوتی ف۲۱۰ اس کی مشیت سے ف۲۱۱ دل کی آنکھوں سے اور غور کرو کہ ف۲۱۲ جو اللہ تعالیٰ کی توحید پر دلالت کرتا ہے ف۲۱۳ مثل نوح و عاد و ثمود وغیرہ کے۔

مِنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ ثُمَّ نُنَجِّيْ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ ۚ

میں ہوں ف۲۱۴ پھر ہم اپنے رسولوں اور ایمان والوں کو نجات دیں گے بات یہی ہے

حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۳﴾ ع قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ

ہمارے ذمہ کرم پر حق ہے مسلمانوں کو نجات دینا تم فرماؤ اے لوگو اگر تم میرے دین کی

فِيْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِيْ فَلَاۤ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ

طرف سے کسی شبہہ میں ہو تو میں تو اُسے نہ پوجوں گا جسے تم اللہ کے سوا پوجتے

دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ ۖۚ وَاُمِرْتُ اَنْ

ہو ف۲۱۵ ہاں اس اللہ کو پوجتا ہوں جو تمہاری جان نکالے گا ف۲۱۶ اور مجھے حکم ہے کہ

اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ لا وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۚ

ایمان والوں میں ہوں اور یہ کہ اپنا مُنہ دین کے لیے سیدھا رکھ سب سے الگ

وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۵﴾ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا

ہو کر ف۲۱۷ اور ہرگز شرک والوں میں نہ ہونا اور اللہ کے سوا اس کی بندگی نہ کر جو نہ تیرا بھلا

يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۶﴾

کر سکے نہ بُرا پھر اگر ایسا کرے تو اس وقت تو ظالموں سے ہوگا

وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ

اور اگر تجھے اللہ کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کا کوئی ٹالنے والا نہیں اس کے سوا اور اگر تیرا بھلا

بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ؕ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَ

چاہے تو اس کے فضل کا رد کرنے والا کوئی نہیں ف۲۱۸ اسے پہنچاتا ہے اپنے بندوں میں جسے چاہے

هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۰۷﴾ قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ

اور وہی بخشنے والا مہربان ہے تم فرماؤ اے لوگو تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے حق

مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ

آیا ف۲۱۹ تو جو راہ پر آیا وہ اپنے بھلے کو راہ پر آیا ف۲۲۰ اور جو بہکا وہ اپنے

ف۲۱۴ تمہاری ہلاکت اور عذاب کے۔ ربیع بن انس نے کہا کہ عذاب کا خوف دلانے کے بعد اگلی آیت میں یہ بیان فرمایا کہ جب عذاب واقع ہوتا ہے اللہ تعالیٰ رسول کو اور ان کے ساتھ ایمان لانے والوں کو نجات عطا فرماتا ہے۔

ف۲۱۵ کیونکہ وہ مخلوق ہے عبادت کے لائق نہیں۔

ف۲۱۶ کیونکہ وہ قادر مختار الٰہ برحق مستحق عبادت ہے

ف۲۱۷ یعنی مخلص مومن رہو۔

ف۲۱۸ وہی نفع و ضرر کا مالک ہے۔ تمام کائنات اسی کی محتاج ہے وہی ہر چیز پر قادر اور جود و کرم والا ہے بندوں کو اس کی طرف رغبت اور اس کا خوف اور اسی پر بھروسا اور اسی پر اعتماد چاہیے اور نفع اور ضرر جو کچھ بھی ہے، وہی۔

ف۲۱۹ حق سے یہاں قرآن مراد ہے یا اسلام یا سید عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

ف۲۲۰ کیونکہ اس کا نفع اسی کو پہنچے گا۔

ع ۱۵ ۱۰

فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیْهَا ۚ وَمَاۤ اَنَا عَلَیْكُمْ بِوَكِیْلٍ ﴿۱۰۸﴾ وَاتَّبِعْ مَا یُوْحٰۤی

برے کو بہکا ف۲۲۱ اور کچھ میں کڑوڑا نہیں ف۲۲۲ اور اس پر چلو جو تم پر وحی ہوتی

اِلَیْكَ وَاصْبِرْ حَتّٰی یَحْكُمَ اللّٰهُ ۚۖ وَهُوَ خَیْرُ الْحٰكِمِیْنَ ﴿۱۰۹﴾ ع

ہے اور صبر کرو ف۲۲۳ یہاں تک کہ اللہ حکم فرمائے ف۲۲۴ اور وہ سب سے بہتر حکم فرمانیوالا ہے ف۲۲۵

سُوْرَةُ هُوْدٍ مَكِّیَّةٌ وَّهِیَ مِائَةٌ وَّ ثَلٰثٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰیَةً وَّعَشْرُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورہ ہود مکی ہے اس میں ایک سو تیئیس آیتیں اور دس رکوع ہیں

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف۱

الٓرٰ ۟ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰیٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِیْمٍ خَبِیْرٍ ﴿۱﴾

یہ ایک کتاب ہے جس کی آیتیں حکمت بھری ہیں ف۲ پھر تفصیل کی گئیں ف۳ حکمت والے خبردار کی طرف سے

اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنَّنِیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ وَّبَشِیْرٌ ﴿۲﴾ وَّاَنِ

کہ بندگی نہ کرو مگر اللہ کی بیشک میں تمہارے لیے اس کی طرف سے ڈر اور خوشی سنانے والا ہوں اور

اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَیْهِ یُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰۤی اَجَلٍ

یہ کہ اپنے رب سے معافی مانگو پھر اس کی طرف توبہ کرو تمھیں بہت اچھا برتنا دے گا ف۴ ایک ٹھہرائے

مُّسَمًّی وَّیُؤْتِ كُلَّ ذِیْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ؕ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّیْۤ

وعدہ تک اور ہر فضیلت والے کو ف۵ اس کا فضل پہنچائے گا ف۶ اور اگر منہ پھیرو تو میں تم پر

اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ كَبِیْرٍ ﴿۳﴾ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ ۚ وَ

بڑے دن ف۷ کے عذاب کا خوف کرتا ہوں تمھیں اللہ ہی کی طرف پھرنا ہے ف۸

هُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۴﴾ اَلَاۤ اِنَّهُمْ یَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ

اور وہ ہر شے پر قادر ہے ف۹ سنو وہ اپنے سینے دوہرے کرتے ہیں کہ اللہ

لِیَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ؕ اَلَا حِیْنَ یَسْتَغْشُوْنَ ثِیَابَهُمْ ۙ یَعْلَمُ مَا

سے پردہ کریں ف۱۰ سنو جس وقت وہ اپنے کپڑوں سے سارا بدن ڈھانپ لیتے ہیں اس وقت

یُسِرُّوْنَ وَمَا یُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۵﴾

بھی اللہ ان کا چھپا اور ظاہر سب کچھ جانتا ہے بے شک وہ دلوں کی بات جاننے والا ہے

ف۲۲۱ کیونکہ اسکا وبال اسی پر ہے ف۲۲۲ کہ تم پر جبر کروں ف۲۲۳ کفار کی تکذیب اور ان کی ایذا پر ف۲۲۴ مشرکین سے قتال کرنے اور کتابیوں سے جزیہ لینے کا ف۲۲۵ کہ اس کے حکم میں خطا و غلط کا احتمال نہیں اور وہ بندوں کے اسرار و مخفی حالات سب کا جاننے والا ہے اس کا فیصلہ دلیل و گواہ کا محتاج نہیں

ف۱ سورۂ ہود مکیہ ہے حسن و عکرمہ وغیرہم مفسرین نے فرمایا کہ آیت وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ کے سوا باقی تمام سورت مکیہ ہے مقاتل نے کہا کہ آیت فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ اور اُولٰٓئِكَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ اور اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ کے علاوہ تمام سورت مکی ہے اس میں دس رکوع اور ایک سو تیئیس ۱۲۳ آیتیں اور ایک ہزار چھ سو ۱۶۰۰ کلمے اور نو ہزار پانچ سو سڑسٹھ ۹۵۶۷ حرف ہیں حدیث شریف میں ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم حضور پر پیری کے آثار نمودار ہو گئے فرمایا مجھے سورۂ ہود سورۂ واقعہ سورۂ عم یتساءلون اور سورۂ اذا الشمس کورت نے بوڑھا کر دیا (ترمذی) غالبًا یہ اس وجہ سے فرمایا کہ ان سورتوں میں قیامت و بعث و حساب و جنت و دوزخ کا ذکر ہے۔

ف۲ جیسا کہ دوسری آیت میں ارشاد ہوا تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِیْمِ بعض مفسرین نے فرمایا کہ احکمت کے معنی یہ ہیں کہ ان کی نظم محکم و استوار کی گئی اس صورت میں معنی یہ ہوں گے کہ اس میں نقص و خلل راہ نہیں پا سکتا وہ بنائے محکم ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ کوئی کتاب ان کی ناسخ نہیں جیسا کہ یہ دوسری کتابوں اور شریعتوں کی ناسخ ہیں۔

ف۳ اور سورت سورت اور آیت آیت جدا جدا ذکر کی گئیں یا علیحدہ علیحدہ نازل ہوئیں یا عقائد و احکام و مواعظ و قصص اور غیبی خبریں اور ان میں بہ تفصیل بیان فرمائی گئیں۔

ف۴ عمر دراز اور عیش وسیع و رزق کثیر فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ اخلاص کے ساتھ توبہ و استغفار کرنا درازی عمر و کشائش رزق کے لیے بہتر عمل ہے۔

ف۵ جس نے دنیا میں اعمال فاضلہ کیے ہوں اور اس کے طاعات و حسنات زیادہ ہوں

ف۶ اس کو جنت میں بقدر اعمال درجات عطا فرمائے گا۔ بعض مفسرین نے فرمایا آیت کے معنی یہ ہیں کہ جس نے اللہ کے لیے عمل کیا اللہ تعالیٰ آئندہ کیلئے اسے عمل نیک و طاعت کی توفیق دیتا ہے۔ ف۷ یعنی روز قیامت۔

ف۸ آخرت میں وہاں نیکیوں اور بدیوں کی جزا و سزا ملے گی۔

ف۹ دنیا میں روزی دینے پر بھی موت دینے پر بھی موت کے بعد زندہ کرنے اور ثواب و عذاب پر بھی۔

ف۱۰ شانِ نزول ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ آیت اخنس بن شریق کے حق میں نازل ہوئی یہ بہت شیریں گفتار شخص تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آتا تو بہت خوشامد کی باتیں کرتا اور دل میں بغض و عداوت چھپائے رکھتا اس پر یہ آیت نازل ہوئی معنی یہ ہیں کہ وہ اپنے سینوں میں عداوت چھپائے رکھتے ہیں جیسے کپڑے کی تہ میں کوئی چیز چھپائی جاتی ہے ایک قول یہ ہے کہ بعضے منافقین کی عادت تھی کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سامنا ہوتا تو سینہ اور پیٹھ جھکاتے اور نیچا کرتے چہرا چھپا لیتے تاکہ انھیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ نہ پائیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی بخاری نے افراد میں ایک حدیث روایت کی کہ مسلمان بول و براز و مجامعت کے وقت اپنے بدن کھولنے سے شرماتے تھے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی کہ اللہ سے بندے کا کوئی حال چھپا ہی نہیں ہے لہذا چاہیئے کہ وہ شریعت کی اجازتوں پر عامل رہے۔